بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلکِ اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

۸ تا ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ 30 جنوری تا 5 فروری 2015ء

شمارہ: 04

حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پر جان مال سب کچھ قربان ہے!

اقوام متحدہ آزادئ اظہار رائے سے متعلق قانون سازی کرے

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

قرآن وسنت کی روشنی میں

- نکاح مسیار کی حقیقت.....؟!
- طلاق کے بعد بیوی کے حقوق.....؟!
- مقتدی جماعت کے لیے کب کھڑے ہوں.....؟!

تقویٰ کے فوائد وثمرات!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

قرآن میں غور وفکر

ارشاد باری ہے: ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴾ (ابراھیم)

''یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں اور اُس پروردگار کی راہ دکھائیں جو غالب اور تعریفوں والی ذات ہے۔''

کسی بھی علم کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ اس علم کے حصول کے بعد کے فوائد اور اس علم کی غرض وغایت سے ہوتا ہے اور یہ کہ لوگ کس حد تک اس علم کے محتاج ہیں' اس لحاظ سے علم تفسیر قرآن مجید نہایت اہم ہے کیونکہ اس کا موضوع اللہ کی کلام اور اس کی غرض وغایت مقصود رب کو سمجھ کر سعادت حقیقی کا حصول ہے۔ جبکہ سعادت وخوش بختی ہی کی تلاش میں لوگ سرگرداں ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے بالخصوص کمال سعادت دنیوی و اُخروی کا محور قرآن مجید ہی ہے' کیونکہ مسلمان کے طرز زندگی کا شریعت کے مطابق ہونا ہی اسے قبولیت وسعادت کے اعلیٰ درجہ پر فائز کرے گا جبکہ شریعت کا مصدر اول قرآن مجید فرقان حمید ہی ہے۔ اسی لیے اس کتاب مقدس میں غور وفکر کرنے اور اس کے ذریعے کامیابی اور سعادت کی حقیقی راہ تلاش کرنے کی بار بار تلقین فرمائی گئی:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (ص)

''یہ بابرکت کتاب ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمائی کہ لوگ اس میں غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔''

اور ایسے انسان کی سرزنش فرمائی ہے جو قرآن کے علاوہ کہیں اور سے سعادت کا متلاشی ہے یا قرآن کو محض وعظ کی کتاب سمجھ کر اس کے اسرار ورموز سے ناواقف رہتا ہے۔

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝﴾ (محمد)

''کیا یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔''

جبکہ وہ شخص جو قرآن کو کتاب ہدایت سمجھ کر اس میں غوطہ زن ہوتا ہے اس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (البقرۃ: 269)

''وہ (اللہ) جسے چاہے حکمت ودانائی سے نوازتا ہے اور جسے حکمت (کی نعمت) دی گئی گویا اسے بھلائی کا ایک ذخیرہ دے دیا گیا۔''

جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہاں حکمت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''اس سے مراد قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ کا فہم اور اس میں بصیرت کی توفیق ملنا ہے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

اصلی مومن!

[عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ اللهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا لِمَنْ أَحَبَّ، فَمَنْ أَعْطَاهُ اللهُ الدِّينَ، فَقَدْ أَحَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتَّى يَسْلَمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتَّى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ."] (المعجم الكبير للطبراني: 8990، بإسناد صحيح.)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کر دیئے ہیں' جس طرح اس نے تمہارے درمیان اموال تقسیم کیے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شخص کو دنیا عطا کرتا ہے خواہ وہ شخص اسے پسند ہو یا ناپسند' جبکہ وہ دین صرف اسے عطا کرتا ہے جسے پسند کرتا ہے۔ جس شخص کو اللہ دین عطا فرما دے' تو جان لو کہ وہ اللہ کا پسندیدہ ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا' جب تک اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہیں ہو جاتے اور وہ اس وقت تک ایماندار نہیں بن سکتا' جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جائے۔''

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے عمدہ اخلاق اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح اللہ نے روزی تقسیم کی ہے اسی طرح اس نے اخلاق بھی بندوں میں تقسیم کیے ہیں۔ جب ایک انسان روزی کمانے کے لیے محنت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا کرتا ہے۔ اگر وہ تقدیر پر شاکر ہو کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے تو اسے روزی نہیں مل سکتی۔ اسی طرح اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کے لیے کچھ عادات کو ترک کرنا ہوگا اور کچھ اختیار کرنا ہوں گی۔

عمدہ اخلاق اللہ کا عطیہ ہے۔ دنیا کا مال اللہ تعالیٰ ہر شخص کو عطا کرتا ہے خواہ اللہ اسے پسند کرے یا نہ کرے' لیکن عمدہ اخلاق اور دین کی نعمت صرف اسے عطا کرتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہو۔ یوں سمجھیے کہ جس کے اخلاق اچھے ہیں وہ اللہ کا پسندیدہ شخص ہے۔ عمدہ اخلاق کا صرف یہی مطلب نہیں کہ وہ زبان اچھی استعمال کرتا ہو بلکہ اس کا کردار اور عمل بھی اللہ اور اس کے رسول کے تابع ہو۔ پھر آپ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ کسی بندے کا اسلام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہ ہو جائے۔ یعنی جو عمل وہ کر رہا ہے اس پر اس کا دل بھی مطمئن ہے اور زبان سے بھی کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ مزید وضاحت فرمائی کہ اگر کسی کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہیں تو اس کا ایمان قابل اعتبار نہیں۔ ہمارے رشتہ دار اور اپنے تعلق والوں کے ساتھ حسن سلوک اور عمدہ اخلاق ایماندار شخص کی علامت ہیں ایسے ہی لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے اور لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

MUHADDIS Lahore
Monthly
Town, Lahore-54700
5866476, 5866306

فرانس میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت !

جناب رسول مکرم ﷺ کی محبت وعقیدت اور عظمت وتوقیر ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی حصہ ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ] یعنی ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ماں باپ' اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ ہو'' عہد صحابہ سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع چلا آ رہا ہے کہ آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا جہاں آخرت میں سخت عذاب سے دوچار ہوگا وہاں دنیا میں بھی قتل کا سزاوار ہے۔ عہد رسالت میں ام ولد' عصماء بنت مروان' ابو عفک یہودی' انس بن زُنیم الدیلمی' کعب بن اشرف یہودی' ابو رافع یہودی' ابوجہل' ابن خطل اور ابولہب جیسے گستاخانِ رسول' واصل جہنم ہوئے۔

یہ بڑے کرب والم کی بات ہے کہ آج عالم کفر متحد ہو کر اسلام کو مٹانے کے درپے ہے۔ مسلمانوں کی آزادیاں چھین کر انہیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا چاہتا ہے لیکن ہمارا ایمان ہے کہ اگر ہم صحیح معنوں میں مومن بن جائیں تو کفر مغلوب ہو کر رہے گا۔ اس لیے کہ اسلام مٹنے کے لیے نہیں آیا بلکہ ادیان باطلہ پر غلبہ کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان برحق ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

دنیا جانتی ہے کہ امریکہ اور اس کے حواری دنیا میں دہشت گردی کی وجہ سے نفرت کی علامت بن چکے ہیں۔ ابوغریب اور امریکہ کے عقوبت خانے بہت سے مظلوم مسلمانوں سے آباد ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ آج امت مسلمہ بہت سے مسائل سے دوچار ہے۔ عالم کفر نے آزادی اظہار کی آڑ میں اس کے دین وایمان اور نبی اکرم ﷺ کی عظمت وعزت پر حملے شروع کر رکھے ہیں۔ چند سال قبل ڈنمارک کے بدنام زمانہ اخبار' ''جیلنڈ پوسٹن'' کے بد بخت ایڈیٹر نے رسول اللہ ﷺ کے توہین آمیز خاکے چھاپ کر جس خباثت کا مظاہرہ کیا اس نے فرزندان توحید کے سینوں کو چھلنی کر دیا اور عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا۔ ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر ایڈیٹر کو کوئی سزا نہ دی گئی بلکہ اسے میڈیا کی آزادی قرار دے کر یہ ثابت کر دیا کہ توہین رسالت کا یہ واقعہ کوئی اتفاقی نہیں بلکہ اسلام دشمن لابی کی سازشوں کا حصہ ہے۔ جسے عالم اسلام کسی صورت نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ سے محبت اسلام کا بنیادی عنصر اور دین وایمان کا جزو لاینفک ہے ۔

در دلِ مسلم مقام مصطفیٰ است — آبروئے ما زنامِ مصطفیٰ است

یعنی مسلمان کے دل میں مصطفیٰ ﷺ کا مقام ہے۔ ہماری آبرو ان کے اسم گرامی سے وابستہ ہے۔

آج پھر فرانس کے میگزین ''چارلی ایبڈو'' نے دوبارہ توہین آمیز خاکے شائع کر کے نہ صرف اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ مسلمانوں کے جذبات ایمانی کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔ یاد رہے کہ یہ پیرس کا یہ جریدہ اسلام اور اس کی مشہور ومحترم شخصیات کے خاکے بنا کر تنقید اور طنز کرنے کے حوالے سے بہت بدنام ہے۔ ان خاکوں کی اشاعت پر پاکستان میں بالخصوص اور عالم اسلام میں بالعموم احتجاج' ریلیاں اور مظاہرے کیے جا رہے ہیں۔ ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ قرار داد منظور کی اور قرار داد میں اقوام متحدہ اور یورپی یونین سے مطالبہ کیا کہ وہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت رکوانے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ ایوان کے اقلیتی ارکان نے بھی قرار داد کے حق میں ووٹ دیئے۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ یہ ایوان فرانسیسی جریدے میں دوسری بار گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ قرار داد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام امن کا دین ہے' تمام مذاہب اور مقدس ہستیوں کے احترام کا درس دیتا ہے۔ ایوان یہ سمجھتا ہے کہ توہین آمیز خاکوں کا مقصد تہذیبوں اور معاشروں کے درمیان

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد مکی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
حرمت رسولؐ.....(خطبہ حرم)	6
تقویٰ کے ثمرات	10
قانون تحفظ حرمت رسولؐ	12
گستاخانہ خاکوں کی اشاعت	14
کاروانِ علم وادب	15
بھارت میں مذہب بیزاری اور توہین اسلام	17
حضرت بٹالوی سے مرزا کا آخری فیصلہ	20
طب وصحت	23
اخبار الجماعۃ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون 042-37720257 فیکس 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

پبلیشر پروفیسر ماجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''الشیخ چیمہ ان'' شاہ خالد ٹاؤن بتی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

نفرت پھیلانا اور انتشار پیدا کرنا ہے۔ جس سے دہشت گردوں کو مواقع میسر آتے ہیں۔ وفاقی وزیر مذہبی امور نے کہا کہ اس معاملہ پر اسلامی کانفرنس تنظیم کا اجلاس طلب کرنا ضروری ہے۔ حکومت ہر فورم پر اس مسئلے کو اٹھائے گی۔

ان خاکوں کی اشاعت پر جبکہ پورا عالم اسلام سراپا احتجاج ہے' ڈیوڈ کیمرون اور اوباما نے خاکوں کی مذمت کرنے کی بجائے اپنے مشترکہ آرٹیکل میں اسے آزادئ اظہار قرار دیا ہے۔ فرانسیسی صدر نے بھی ''چارلی ایبڈو'' میگزین کی حمایت میں بیان جاری کر کے مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔ مسیحی دنیا کے روحانی سربراہ پوپ فرانسس نے کہا ہے کہ آزادئ اظہار رائے کی کوئی حد ہوتی ہے۔ اس بہانے سے کسی عالمی مذہب کی توہین نہیں کی جا سکتی۔ پوپ نے یہ بھی کہا کہ میری ماں کے خلاف نازیبا زبان استعمال کرنے والے کو گھونسا کھانے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور مسلمانوں کے پیغمبر اعظم (ﷺ) کی عزت کروڑوں ماؤں سے بڑھ کر ہے۔ عالم کفر کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمان تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان سب مشکلیں برداشت کر سکتا ہے مگر رحمۃ للعالمین ﷺ کی توہین و گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ اس کے ایمان کا مسئلہ ہے۔ محبت رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ اہل ایمان محسن انسانیت ﷺ کی سیرت طیبہ کو عام کریں تا کہ غیر مسلم بھی آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی' عفو و درگذر' رحمت و رأفت' صدق و امانت' حق و صداقت اور ایثار و اخوت سے آگاہ ہوں اور حق بات سمجھنے میں بخل سے کام نہ لیں۔ مسلمان کا تو یہ ایمان ہے ؎

نہ کٹ مروں جب تک میں خواجۂ بطحا کی عزت پر — خدا شاہد ہے کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

آزادئ رائے کی آڑ میں مسلمان اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے

اقوام متحدہ کو آزادی اظہار رائے کے بارے میں جامع قانون سازی کر کے تمام ممالک کو اس پر عملدرآمد کا پابند کرنا ہوگا ورنہ اقوام متحدہ خود ہی دنیا میں تیسری عالمی جنگ کی ذمہ دار ہوگی

یہ سلسلہ نہ رکا تو دنیا میں قیام امن کی ضمانت نہیں دی جا سکتی، ردعمل میں ہتھیار بھی اٹھیں گے اور حملے بھی ہونگے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو آزادی اظہار رائے کے بارے میں جامع قانون سازی کر کے تمام ممالک کو اس پر عملدرآمد کا پابند کرنا ہوگا ورنہ اقوام متحدہ خود ہی دنیا میں تیسری عالمی جنگ کی ذمہ دار ہوگی۔ اگر اقوام متحدہ آزادی اظہار رائے کی حدود طے نہیں کرتی اور اس بارے میں مجرمانہ خاموشی اختیار کی جاتی ہے تو اس کا ردعمل سخت ہو سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ فرانسیسی اخبار کی جانب سے بار بار توہین پر غم و غصہ فطری ہے۔ آزادئ اظہار کی آڑ میں مسلمان اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ سلسلہ نہ رکا تو دنیا میں قیام امن کی ضمانت نہیں دی جا سکتی، ردعمل میں ہتھیار بھی اٹھیں گے اور حملے بھی ہونگے، خاکے بنانے والے دہشت گرد ہیں اور فساد فی الارض کے مرتکب ہو رہے ہیں۔۔ انہوں نے کہا کہ مذمتی بیانات اور تقریروں سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ عالم اسلام کو مل کر اقوام متحدہ پر زور دیا جائے کہ وہ توہین انبیاء پر قانون سازی کرے۔ او آئی سی اور رابطہ عالم اسلامی کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں پر مسلمانوں نے بھرپور احتجاج ریکارڈ کیا لیکن مسلم حکمران اس میں موثر طریقے سے شامل نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے فرانس کے اس جریدے نے معافی مانگنے یا آئندہ اس طرح کی حرکت سے باز آنے سے انکار کر دیا۔ مسلمانوں کے مذہب اور اسلامی شعائر کی توہین کرنے کا کسی کو حق نہ دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس پر مسلمان خاموش رہیں گے۔ مسلمان تو پرامن بقائے باہمی کے تحت زندگی گزارنے کے اصول کے پابند ہیں اور ہمارے دین نے ہمیں مذہبی آزادی کی تعلیم دی ہے۔ کبھی کسی مسلمان اخبار نے کسی دوسرے مذہب کے بنیادی عقائد اور تعلیمات کی توہین نہیں کی اور نہ ہی ہمارا دین اسکی اجازت دیتا ہے۔ فرانسیسی جریدے کی جانب سے ایک بار پھر ہٹ دھرمی و بے شرمی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اور ایک بار پھر توہین آمیز خاکے شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں کاپیاں تقسیم کی گئی ہیں اور واضح پیغام دیا گیا ہے کہ توہین جاری رہے گی اور تم نے جو کرنا ہے کر لو۔

مذہب اور فرقے کو شامل کر کے سیاسی دہشت گردوں کو تحفظ دیا گیا۔ پروفیسر ساجد میر

پاکستان کے خلاف ہر ہتھیار اٹھانے والا دہشت گرد ہے۔ مولانا عبدالغفور حیدری

لاہور (میڈیا سیل مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان) جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری کی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر سے انکے دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں ملاقات کی اور 21 آئینی ترمیم پر مذہبی جماعتوں کے تحفظات اور آئندہ کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا۔

22 جنوری کو لاہور میں مذہبی جماعتوں کے منعقدہ سیمینار کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ حکومت نے 21 ترمیم میں دہشت گردی کی یک طرفہ تعریف کی۔ مذہبی قوتوں کے تحفظات دور کیے بغیر 21 ویں ترمیم کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے' ملاقات میں اتفاق۔

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلمان کالونی میاں چنوں ضلع خانیوال
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

نکاح مسیار کی حقیقت

سوال آج کل بعض ممالک میں نکاح مسیار کا بہت چرچا ہے' یہ کیا ہوتا ہے اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ہم نے سنا ہے کہ یہ نکاح متعہ کی ایک جدید شکل ہے۔ اس کے متعلق کتاب وسنت کے مطابق وضاحت کردیں۔

جواب مسیار' سیر سے ماخوذ ہے' یہ مبالغہ کا صیغہ ہے' اس سے مراد زیادہ سفر کرنا ہے' اس کے ذریعے اس آدمی کی تعریف کی جاتی ہے جو ہمیشہ سفر کی حیثیت سے رہے یا زیادہ سفر کرے۔ نکاح مسیار سے مراد ایسی شادی ہے کہ ایک عورت ظاہری طور پر شرعی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی مرد سے نکاح کرتی ہے اور وہ اپنے حقوق سے دستبردار ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نان ونفقہ اور رہائش وغیرہ کا مطالبہ نہیں کرے گی۔ مرد جب چاہے آکر اپنی جنسی تسکین پوری کرلے اور وہ مرد باقی ذمہ داریوں سے آزاد ہوتا ہے۔ اس کی کئی ایک صورتیں ہوسکتی ہیں' مثلاً

- کسی مرد نے سفر کرنا ہے تو شادی کر کے عورت کو ہمراہ لے جائے۔
- طالب علم نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا ہے تو اس دوران کسی سے شادی کرلے۔
- کسی شخص نے کاروبار کے سلسلہ میں کسی شہر میں قیام کرنا ہے تو اس دوران شادی کرلے۔

تعلیم یا سفر ختم ہوتے ہی اسے طلاق دے دے یا کبھی عارضی طور کی امید پر اپنی اس شادی کو برقرار رکھے' اس قسم کی شادی کے ذریعے بننے والے میاں بیوی اس رشتے کو اپنی ذات کی حد تک محدود رکھتے ہیں۔ فریقین میں سے کسی کو دوسرے کے رشتے داروں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کے خاندان سے واقفیت بھی نہیں ہوتی۔

دورِ حاضر کے علماء اس قسم کی شادی کے متعلق تین آراء رکھتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. چونکہ اس میں شرعی شرائط پائی جاتی ہیں اس لیے یہ جائز ہے' زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بیوی اپنے حقوق سے دستبردار ہو جاتی ہے' وہ خاوند سے نان ونفقہ اور رہائش کا مطالبہ نہیں کرتی۔ جیسا کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حقوق سے دستبردار ہو کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی باری ہبہ کردی تھی۔ البتہ اس میں کراہت کا پہلو یہ ہے کہ اس قسم کا نکاح مقاصد شریعت کے خلاف ہے۔
2. اس قسم کا نکاح حرام ہے کیونکہ اس کا مقصد صرف جنسی تسکین ہے' قرون اولیٰ میں اس قسم کے نکاح کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ نکاح مقاصد شریعت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں اولاد' تربیت اولاد' خاندانی حقوق وفرائض کا دور' دور تک کوئی نقصان نظر نہیں آتا' شریعت میں ظاہری الفاظ کے پیش نظر نہیں بلکہ مقاصد کو سامنے رکھ کر کوئی حکم لگایا جاتا ہے۔
3. کچھ اہل علم توقف کے قائل ہیں' وہ اس کی حلت وحرمت کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرتے جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ (صحیح فقہ السنہ: ج ۳' ص ۱۵۹)

ہمارے رجحان کے مطابق اس قسم کی شادی کا تصور اسلام میں نہیں پایا جاتا' بلکہ ہمارے نزدیک یہ شادی نکاح متعہ کی ایک جدید شکل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لیے حرام کردیا ہے۔ اس قسم کا نکاح امیر لوگ غیر ممالک میں محض عیاشی اور جنسی تسکین کے لیے کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ہمیں جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق ایک شخص کسی عورت سے معینہ مدت کے لیے شادی کرتا ہے' اگرچہ اس کا الفاظ سے اظہار نہیں کرتا' یہ بھی ہوتا ہے کہ عورت کو کچھ رقم دے کر مدت کے تعین کے بغیر شادی کرتا ہے کہ جب تک میں زیر تعلیم ہوں یا کاروبار کے سلسلہ میں یہاں مقیم ہوں یا یہاں ملازمت کرتا ہوں' اس وقت تک محض جنسی تسکین کے لیے تیرے پاس آیا کروں گا۔ اسلام ایسی عارضی شادی کی اجازت نہیں دیتا جو محض تلذذ کے لیے کی جاتی ہے۔ ہماری شریعت میں نکاح کوئی ملکی رسم یا خاندانی روایت نہیں بلکہ ایک ایسا نظام ہے جو پاکبازی' افزائش نسل' باہمی پیار ومحبت کی خشت اول ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لیے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔'' (الروم: ۲۱)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ خاوند کو بیوی سے اور بیوی کو خاوند سے سکون حاصل ہوتا ہے اور دونوں میں ایک دوسرے کے لیے اس قدر کشش رکھ دی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے الگ رہ کر سکون حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ پھر اسی جذبہ کے نتیجہ میں بقائے نسل انسانی کا راز مضمر ہے' اسی سے خاندان اور قبیلے بنتے ہیں' پھر تمدن اور معاشرت کی داغ بیل پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا ہے: ''وہی اللہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا' پھر اس سے نسب اور سسرال کا رشتہ چلایا۔'' (الفرقان ۵۴)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نکاح کے نتیجہ میں دو طرح کی رشتہ داریاں وجود میں آتی ہیں: ایک یہ کہ ہمارے ہاں عورت بہو بن کر آتی ہے' اس سے نسبی رشتہ داری وجود میں آتی ہے' دوسری یہ کہ ہماری بیٹیاں کسی کے گھر بہو بن کر جاتی ہیں تو اس سے سسرالی رشتہ داری قائم ہوتی ہے۔ پھر ان دونوں قسم کی تعلق داری سے پورا معاشرہ جڑ جاتا ہے اور ایک ہی جیسا تعلق

وجود میں آتا ہے۔ مقام غور ہے کہ ایک طرف تو یہ مبارک نکاح اور اس کے عظیم مقاصد اور دوسری طرف نکاح مسیار' جس میں عورت' خاوند کی بیوی تو ہے لیکن نہ سسر' نہ ساس' اسی طرح عورت کو خاوند کے رشتے داروں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ سوال میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کی حقیقت یہ ہے: ''جب سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بڑی عمر کی ہو گئیں اور انہیں اندیشہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں چھوڑ دیں گے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرا دن عائشہؓ کے لیے وقف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔'' (ابوداود' النکاح ح ۲۱۳۵)

ایک روایت میں ہے' سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے اس لیے وقف کی تھی تا کہ اس قربانی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کر سکے۔ (بخاری' الہبہ: ۲۵۹۳)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اندیشہ ہوا کہ مبادا رسول اللہ ﷺ انہیں بڑھاپے کی وجہ سے چھوڑ دیں گے تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اور آپ کی خوشنودی کی وجہ سے اپنے جذبات کی قربانی دی۔ اس حدیث کا موجودہ نکاح مسیار سے کیا تعلق ہے؟ جو سراسر مقاصد نکاح کے خلاف ہے۔ بہر حال اسلام میں اس طرح کے عارضی نکاح کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ یہ ایک نکاح متعہ کی صورت ہے جسے اسلام نے قیامت تک کے لیے حرام قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم!

نمازی جماعت کے لیے کب کھڑے ہوں

سوال ہماری مسجد میں اگر امام ذرا دیر سے آئے تو نمازی اس کے انتظار میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور مجھے یہ منظر اچھا نہیں لگتا' ہم دوسرے کاموں کے لیے تسلی سے انتظار کرتے ہیں' جبکہ جماعت کے لیے بیٹھ کر امام کا انتظار کرنے کی بجائے فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں' اس کے متعلق شرعاً کیا ہدایات ہیں؟

جواب سوال میں ذکر کردہ صورتحال واقعی بہت معیوب ہے' مجھے خود اس سے واسطہ پڑتا ہے' اگر جماعت کے وقت سے ایک آدھ منٹ لیٹ ہو جاؤں تو کچھ حضرات کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہیں' واقعی اس سے امام کو بہت تکلیف ہوتی ہے کہ نمازی' تسلی کے ساتھ امام کی آمد کا انتظار کیوں نہیں کرتے۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو یہ تاکید فرمائی تھی: ''جب تک مجھے حجرے سے نکلتا ہوا نہ دیکھ لو' اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو۔'' (بخاری' الاذان: ۶۳۷)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کے آنے سے پہلے نمازیوں کو کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ایک دوسری حدیث میں کچھ تفصیل ہے' سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اقامت شروع نہیں کرتے تھے تا آنکہ وہ رسول اللہ ﷺ کو حجرہ سے نکلتا ہوا نہ دیکھ لیتے' جب آپ ﷺ نکلتے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھ لیتے' پھر اقامت کہتے۔'' (مسلم' المساجد: ۶۰۶)

ان احادیث کا تقاضا ہے کہ اقامت' امام کے خروج پر ہونی چاہیے' امام کے خروج کا مطلب یہ ہے کہ

- اگر وہ مسجد سے باہر ہے تو وہ صفوں میں آ جائے
- اگر صف میں بیٹھا ہے تو مصلے کی طرف چلنے لگے

جب اس طرح خروج امام ہو جائے تو اقامت کہنا شروع کر دی جائے' جب اقامت کہی جائے تو نمازی کھڑے ہو جائیں اور صف بندی کریں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نمازی اس وقت کھڑے ہوں جب امام آ جائے یا مصلے کی طرف چلنے لگے۔ اگر اتفاق سے لیٹ ہو جائے تو اس کا انتظار کرنا چاہیے' کیونکہ جو وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔ امام کو بھی چاہیے کہ وہ وقت کی پابندی کرے اور حتی الامکان تاخیر سے اجتناب کرے۔ مقتدی حضرات کو بھی درگذر سے کام لینا چاہیے اور اقامت کے حساب سے کھڑا ہونا چاہیے۔ واللہ اعلم!

طلاق کے بعد بیوی کے حقوق

سوال مجھے میرے خاوند نے طلاق دے دی ہے' جبکہ میرا ایک سال کا شیر خوار بچہ بھی ہے۔ میرے خاوند نے ابھی تک مجھے حق مہر بھی نہیں دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ طلاق کے بعد میرے خاوند کے ذمے کون کون سے حقوق ہیں؟

جواب طلاق کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں:

1. خاوند نے بیوی کو پہلی یا دوسری طلاق دی ہے' اس صورت میں اگر عدت ختم نہیں ہوئی تو بیوی کا نان ونفقہ اور رہائش کا بندوبست خاوند کے ذمے ہیں کیونکہ طلاق دیتے ہی نکاح ختم نہیں ہوتا بلکہ عدت ختم ہونے تک نکاح برقرار رہتا ہے' عدت ختم ہونے کے بعد نکاح ختم ہوتا ہے۔
2. خاوند نے بیوی کو تیسری طلاق دی ہے تو اس صورت میں طلاق دیتے ہی نکاح ختم ہو جاتا ہے' البتہ بیوی کو عقد ثانی کرنے کے لیے عدت گذارنا ہوتی ہے' ایسے حالات میں بیوی کا نان ونفقہ یا رہائش کا بندوبست خاوند کے ذمے نہیں۔ کیونکہ وہ اس کی بیوی نہیں رہی' البتہ وہ بچہ جو والدہ کے پاس ہے اس کے دودھ پلانے کی اجرت اسے ادا کرنا ہوگی' ماں اس زیر پرورش بچے کی پرورش کا معاوضہ بھی اپنے سابقہ شوہر سے وصول کر سکتی ہے۔ اگر ان کے پاس رہائش نہیں تو رہائش کا بندوبست بھی خاوند کے ذمے ہے۔ باقی رہا حق مہر وہ تو خاوند کے ذمے واجب الادا ہے' اسے ہر صورت میں ادا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ واللہ اعلم

حُرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امام مسجد حرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ

جناب محمد عاطف الیاس — نظر ثانی — جناب حافظ عبدالحمید ازہر

حمد وثنا کے بعد!

وہ بہترین وصیت جو میں خود کو اور آپ سب کو کر سکتا ہوں، اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت ہے۔ اللہ کا تقویٰ دنیا میں مؤمن کا زادراہ، آخرت میں نجات اور بلندی کا سامان ہے۔ تقویٰ کے ذریعے ہی رزق کی امید لگائی جاتی ہے۔ اسی کے ذریعے تنگیاں دور ہو جاسکتی ہیں۔

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: 2, 3)

''جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔ اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔''

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝﴾ (الطلاق)

جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔

اے بندگان خدا! اللہ کا فضل وکرم اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسے جذبات عطا فرمائے ہیں کہ جن سے انسان قرب الٰہی کے زینوں پر چڑھتا جاتا ہے۔ مگر ان جذبات کا حقیقی فائدہ صرف اور صرف ان کے صحیح استعمال کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ ان کا حقیقی فائدہ محبت الٰہی کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایسی محبت کہ جس میں محبت رسول ﷺ، محبتِ الٰہی سے الگ نہ کی جائے۔ ایسی محبت کہ جس کی عکاسی انسان کا ہر قول، عمل اور خیال کرتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ کی محبت، محبت الٰہی کا لازمی تقاضا ہے اور جو نبی ﷺ سے محبت نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے بھی محبت نہیں کرتا۔ چاہے وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر ساری قسمیں ہی کیوں نہ کھا لے کہ وہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران)

''اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ، اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔''

نبی ﷺ تو آدم کی اولاد کے سردار ہیں۔ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی رحمت ہیں۔ انسانیت پر نازل کردہ نعمت ہیں۔

امت اسلامیہ کی سربلندی، قوت، عزت اور دشمنوں کے مقابلے میں فتح اور غلبہ، ان سب چیزوں کا دارومدار نبی ﷺ کی محبت پر ہے۔ ایسی محبت جو قول وعمل، ظاہر وباطن سے عیاں ہو۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝﴾ (النساء)

''جس نے ان کی اطاعت کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی۔''

جس نے ان ہاتھ پر بیعت کی تو اس نے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ﴾ (الفتح: 10)

''اے نبی! جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔''

ان کا حکم درحقیقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (النساء)

''نہیں، اے محمد! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ اسے سربسر تسلیم کر لیں۔''

اللہ اکبر! کتنی عظیم ہیں یہ آیات۔ کتنے عظیم ہیں یہ محبت بھرے احکام جو ان آیات میں آئے ہیں۔

﴿لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ: 0)

''جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر قائم رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ایسے رسول کی کہ جس پر تمہارا نقصان میں پڑنا شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔''

اللہ کے بندو! امت اسلامیہ کی سربلندی، قوت، عزت اور دشمنوں کے مقابلے میں فتح اور غلبہ، ان سب چیزوں کا دارومدار نبی ﷺ کی محبت پر ہے۔ ایسی محبت جو قول وعمل، ظاہر وباطن سے عیاں ہو۔ جو شخص امت مسلمہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے وہ اسے عزت، ہیبت اور طاقت سے مالا مال پاتا ہے اور وہ اس حقیقت کا شاہد بن جاتا ہے۔

امت مسلمہ کی پستی اور مغلوبیت کی اصل وجہ نبی ﷺ کی محبت میں کمی ہے۔ نبی ﷺ کے راستہ سے دوری ہے۔ نبی ﷺ کی نصرت سے پہلوتہی ہے۔ حد یہ کہ یہ امت مسلمہ عقل انسانی کو وحی ربانی پر ترجیح دینے

گی۔ نبی ﷺ کی منقول آیات چھوڑ کر دوسروں کی پیروی کرنے لگی ہے۔ اسی وجہ سے سنت نبوی ﷺ کی توہین کرنے والوں کے حوصلے بڑھنے لگے یہاں تک کہ وہ نبی ﷺ کی ذات مبارک کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنا بیٹھے ہیں۔ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔)

جو اُمت محبتِ رسول ﷺ میں کمزور نظر آئے، جو امت نبی ﷺ کی نصرت میں بڑھ کر حصہ نہ لے، وہ امت تو ذلت اور رسوائی کی حقدار ہے۔ امتوں کے تسلط کی حقدار ہے۔ کیوں نہ ہو؟ نبی ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے:

''کوئی شخص تب تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے والد، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔'' (بخاری ومسلم)

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝﴾ (النسآء)

''اللہ نے کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی سبیل نہیں رکھی ہے۔''

جو شخص اس آیت کریمہ اور اس سے قبل بیان کردہ حدیث پر غور کرتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ جو شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے لگے وہ مؤمن ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص مؤمن ہو جائے تو اللہ نے کافروں کے لیے اس پر غالب آنے کا کوئی راستہ نہیں رکھا۔ چاہے یہ کافر اکیلا ہو یا جماعت کی شکل میں۔

اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ اگر امت نبی ﷺ کی محبت ونصرت میں کوتاہی کے باعث رسوا ہو جائے تو یہ نبی ﷺ کی محبت کو ناپسند کرتی ہوگی۔ نہیں! یہ سمجھ صحیح نہیں۔ حدیث نبوی ﷺ تو اس محبت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جس میں نبی ﷺ کی بات، ان کا حکم اور ان کی نصرت ہر دوسری شئے پر فوقیت رکھتی ہو۔ دراصل مصیبتوں اور برائیوں کی وجہ کمال درجہ کی محبت نہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (النور)

''رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔''

نبی ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے میرے نفس کے سوا ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! جب تک میں تجھے اپنے آپ سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اِس وقت آپ مجھے میری جان سے بڑھ کر محبوب ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! عمر اب (تم صحیح مسلمان ہو گئے ہو) (بخاری)

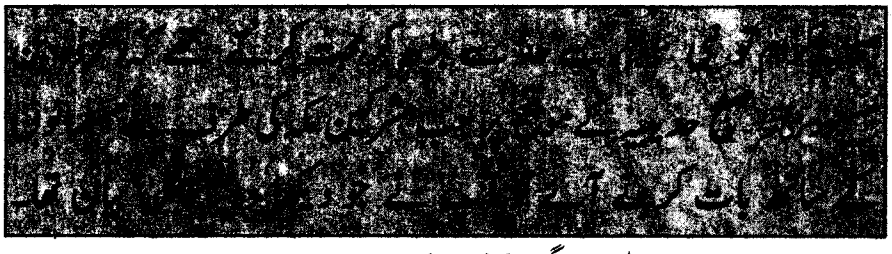

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی ﷺ کی مدح، آپ ﷺ کی تعریف اور آپ کی تعظیم وتوقیر قائم کرنے سے پورا دین قائم ہو جاتا ہے۔ اور ان چیزوں سے کو ختم کر دیا جائے تو سارا دین ختم ہو جاتا ہے۔''

ذرا غور کیجیے! شیخ الاسلام کے اس قول پر کیونکہ وہ امت کے حال سے خوب واقف تھے۔ اللہ کے اس ارشاد کو یاد کیجیے جو نبی ﷺ کے بارے میں نازل ہوا، فرمایا:

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا﴾ (النور: 54)

''اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔''

نبی ﷺ کی محبت نہ تو ایسی چیز ہے جو صرف دنیائے خیال ہی میں ہو، اور نہ اسے اپنانا کوئی ناقابل برداشت مشقت ہے۔ بلکہ یہ تو ایک روحانی کیفیت ہے۔ یہ دلی سکون ہے۔ یہ ایسی سعادت کہ جس کا احساس صرف وہ شخص ہی کرسکتا ہے جو اس نعمت کو پاچکا ہو۔ اس محبت سے پہلوتہی اور اس کی اہمیت میں کمی صرف وہ شخص ہی کرسکتا ہے کہ جس کا دل خون کو حرکت میں لانے کے علاوہ کسی دوسرے کام کا نہ ہو۔ اس کا انکار تو وہی کرسکتا ہے کہ جس کا دل سخت ہو چکا ہو، جو دنیا کا خریدار بن چکا ہو۔ جو اپنا دل نبی ﷺ کی دوری سے بھر چکا ہو۔ اس محبت سے پہلوتہی نہ تو اللہ کے نیک بندوں کی خصلت ہے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خاصا۔ (اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں آپ ﷺ پر)

صحابہ کرام تو نبی ﷺ سے حد سے بڑھ کر محبت کرتے تھے کہ، عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مشرکین مکہ کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ بات کرنے آئے تو آپ نے جو دیکھا وہ ناقابل بیان تھا۔ فرماتے ہیں:

خدا کی قسم! میں بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں۔ میں نے قیصر وکسریٰ اور نجاشی کا حال بھی دیکھا ہے۔ بخدا میں نے کبھی کسی بادشاہ کی اتنی تعظیم ہوتی نہیں دیکھی جتنی محمد ﷺ کی صحابہ کرام تعظیم وتوقیر کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! وہ اگر تھوکیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ اور جسم پر ملنے لگتے ہیں۔ جب نبی ﷺ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر علی الفور عمل کیا جاتا ہے۔ جب آپ ﷺ وضو کرتے ہیں تو صحابہ بڑھ چڑھ کر پانی سے برکت حاصل کرتے، جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ (بخاری)

صلح حدیبیہ کے واقعہ ہی میں مروی ہی کہ عروہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر بات کر رہے تھے یہاں تک کہ ان کا ہاتھ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو جا چھوتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ تلوار تھامے کھڑے تھے۔ یہ دیکھ کر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک سے ہاتھ ہٹالو قبل اس کے کہ تم اسے لوٹا نہ سکو' یہ سن کر عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ہٹالیا۔

جب نبی ﷺ مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب

انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر جا ٹھہرے تو آپ ﷺ نیچے والی منزل میں تھے، جبکہ حضرت ابو ایوب اوپر والی منزل میں۔ جب رات پڑ گئی تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو یاد آیا کہ وہ ایسے گھر کی چھت پہ ہیں کہ جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اور یوں آپ ﷺ ان سے نیچے ہیں۔ اس سوچ کا آنا تھا کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے نیند اڑ گئی۔ اور اپنی جگہ پر جامد ہوئے پڑے رہے۔ ڈرتے رہے کہ کہیں ان کے ہلنے سے کچھ گرد وغبار نہ اُٹھے۔ یا وہ کوئی حرکت کریں تو نبی ﷺ کو اذیت پہنچے۔ (مسلم)

اللہ کے بندو! ذہن نشین کر لو! عزت، بلندی اور غلبہ اس طرح کی محبت سے ہی ملتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جتنی نبی ﷺ کی پیروی کی جائے گی اتنی ہی عزت نصرت اور اتنا ہی غلبہ ملے گا۔ اسی طرح جتنی آپ ﷺ کی پیروی کی جائے گی اتنی ہی ہدایت کامیابی اور نجات ملے گی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سعادت دارین کو آپ ﷺ کی پیروی اور اتباع ہی سے جوڑا ہے۔ اور دنیا وآخرت کی تباہی نبی ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی میں رکھی ہے۔ تو ہدایت، امن، کامیابی، عزت، لذتیں، اللہ کی تائید، اس کی دوستی اور دنیا وآخرت کی کامیابی آپ ﷺ کی پیروی کرنے والوں کے لیے ہی ہے۔

اور ذلت و رسوائی، ڈر، گمراہی، نامرادی اور دنیا وآخرت کی بربادی آپ ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے ہی ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! جان چکے ہو تو اب عمل پر ثابت قدم رہو۔ توفیق یافتہ تو وہ ہی ہے جسے اللہ توفیق عطا فرمائے۔

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ (التوبۃ)

''دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔ اب اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبی! ان سے کہدو کہ میرے لیے بس اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثنا کے بعد!

اللہ کے بندو! اللہ کا تقوے اختیار کرو۔ ذہن نشین کرلو کہ نبی ﷺ کی محبت، ان کی پیروی کیے بغیر محض ایک دعوے کی مانند ہے جو انسان محض زبان سے کرتا ہے اور اس کے حلق سے نیچے اس دعوے کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

بھلا بتاؤ! تکبّر کرنے والا جب جانتا ہے کہ نبی ﷺ اللہ کے لیے تواضع کرنے والوں کے سردار تھے تو وہ کس طرح محب رسول ہوسکتا ہے؟۔

دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔ اب اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبی! ان سے کہدو کہ میرے لیے بس اللہ کافی ہے۔

ظالم جب جانتا ہے کہ رسول ﷺ عدل کرنے والوں کے استاد تھے تو وہ کیونکر محب رسول بن سکتا ہے؟

خیانت کرنے والا کیسے محب رسول ہوسکتا ہے؟ چور کس طرح ہوسکتا ہے؟ قاتل کس طرح ہوسکتا ہے؟ اور اسی طرح فلاں فلاں اور فلاں کس طرح محب رسول ہو سکتے ہیں؟

کیا اولاد آدم کی یہ عار نہیں کہ جانور اور بے جان اشیاء کچھ ذی عقل وشعور انسانوں سے بڑھ کر نبی ﷺ کا احترام اور تعظیم کرتی ہوں؟

امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک ایسا پتھر ہے جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اب تک اسے پہچانتا ہوں۔

امام ترمذی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

میں نبی ﷺ کے ساتھ مکہ کے علاقے میں نکلا۔ تو کوئی ایسا پہاڑ یا درخت نہیں تھا کہ جس کے پاس سے ہم گزرے ہوں اور اس نے یہ نہ کہا ہو: السلام علیک یا رسول اللہ!۔

بخاری میں روایت ہے کہ

مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ ایک درخت کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ تاہم جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ منبر پر خطبہ دینے لگے۔ اس پر وہ درخت رنجیدہ ہوا اور اُونٹوں کی طرح رونے کی آوازیں نکالنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس پر دست مبارک پھیرا اور چپ کرایا یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگیا۔

اگر آپ کو بے جان اشیاء کا سلام عجیب لگے تو یہ واقعہ بھی عجیب ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی بنائی ایک چاردیواری میں داخل ہوئے تو ایک اُونٹ نظر آیا جو آپ ﷺ کو دیکھتے ہی آبدیدہ ہوگیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا مالک کون ہے؟ ایک نوجوان انصاری نے کہا: میرا ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اس جانور کے معاملہ میں اللہ سے نہیں ڈرتے! جس نے اسے تمہارے سپرد کیا ہے۔ یہ مجھے شکایت کر رہا تھا کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس پر بوجھ ڈالتے ہو۔ (مسند احمد وابوداود)

ان جانوروں اور بے جان اشیاء میں آپ ﷺ کی تعظیم سن کر انسان کو شرم آنے لگتی ہے کہ کس طرح یہ سب جاندار و بے جان نبی ﷺ کا احترام وتعظیم کرتے ہیں اور ہم کس طرح اس تعظیم واحترام سے قاصر ہیں۔ ہم تو نصرت رسول ﷺ سے ہٹ گئے ہیں۔ نبی ﷺ کا مذاق اُڑانے والوں، سنت نبوی اور شریعت الٰہی پر حملے کرنے

والوں کا ہاتھ پکڑنے سے بھی رہ گئے ہیں۔ یہ کیسی قسوت قلبی ہے جو ہمارے دلوں میں آگھسی ہے؟

حسن بصری فرماتے تھے: اے مسلمانو! یہ لکڑی رنجیدہ ہوگئی تھی اور نبی ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھتی تھی۔ آپ تو اس شوق وجذبہ کے زیادہ حقدار ہو۔

مگر اللہ کے بندو! ان سے ملاقات کا وہ کس طرح شوق رکھے جو ان سے محبت ہی نہ کرتا ہو؟ جو ان کی نصرت ہی نہ کرتا ہو؟ ان کی ملاقات کا طالب کس طرح بنے جو ان کے حکم کو بھاری اور مشکل محسوس کرتا ہو؟

نبی ﷺ کی ملاقات کا جذبہ تو اسی شخص میں پایا جاسکتا ہے کہ جس کا دل آپ ﷺ کی محبت سے بھرا ہو۔ جس کے خون میں محبت نبوی دوڑتی ہو۔ جس کے قلب ولسان پر نبی ﷺ کی تعظیم چھائی ہو۔ محبت میں یوں ڈوبا ہو کہ زبان سے یہ الفاظ نکل آئیں:

میرے باپ، دادا اور میری آبرو آپ ﷺ کی عزت پر قربان ہے۔

ہمارے رسول ﷺ کو مذاق اڑانے والوں کے مذاق سے، ہٹ دھرم لوگوں کی ہٹ دھرمی سے کوئی نقصان نہیں پہنچنے والا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ فرمایا:

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِينَ ۝﴾ (الحجر)

''تمہاری طرف سے ہم اُن مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لیے کافی ہیں۔''

شیخ الاسلام رحمہ اللہ سلف صالحین کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب کفار نبی ﷺ کا مذاق اڑانے لگتے تو سلف صالحین جلد آنے والی فتح کی بشارتیں دیتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فرمایا ہے:

﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝﴾ (الکوثر)

''تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔''

اللہ کے رسولوں کا مذاق اڑانے والوں کا یہی حشر ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝﴾ (الأنعام)

''اے محمد! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جاچکا ہے، مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔''

یہ گستاخانہ اعمال تو ہمارا امتحان ہیں۔ ہمارے ایمان کو جانچنے کا میزان ہے۔ ان کے بعد ہماری کامیابی وکامرانی نصرت نبی ﷺ ہی کی مرہون منت ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾ (الأعراف)

''لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں اور اُس روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

میں تو نبی ﷺ کی تعریف اور ان کی ثنا بیان کرنے سے ہٹنے والا نہیں ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اسی عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہوں گا۔ اس جنت میں کہ جہاں نبی مصطفیٰ بھی ہوں گے۔ اس تعریف کے ذریعے میں ان کی رفاقت کا امیدوار ہوں۔ اسی دن کے لیے جدوجہد میں لگا ہوں۔

اے اللہ! روشن چہرے اور خندہ پیشانی والے نبی ﷺ پر خیر اور برکتیں نازل فرما! اے اللہ! آپ ﷺ کے چاروں ہدایت یافتہ خلفاء راشدین، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی سے راضی ہوجا۔ تمام صحابہ کرام سے راضی ہوجا۔ تابعین اور تاقیامت ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہوجا۔ اپنے فضل وکرم اور عفو ودرگزر سے ہم سے بھی راضی ہوجا!

اے اللہ! جو اسلام اور مسلمانوں کا بدخواہ ہو، اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں! اس کی چال کو اسی کے گلے کی پھانسی آمین یارب العالمین!

❀❀❀❀❀

بقیہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت

کے خاکے اور کارٹون بنانے کے درپے ہیں جب کہ آپ ﷺ کا ان کے ساتھ حسن سلوک واضح ہے۔ ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کو زہر آلود گوشت کھلا دیا جب پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس یہودی عورت کو معاف کردیا' یہ ہوتی ہے روشن خیالی، لبرل ازم، جمہوری رویہ جس کا آج خاکے بنانے والے اور ان کے نام نہاد سرپرست پرچار کررہے ہیں۔ توہین رسالت ﷺ کے حوالہ سے یہود وہنود کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، ''چارلی ایبڈو'' میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت سے قبل فرانس میں ہی توہین رسالت ﷺ بارے گستاخانہ کتاب بھی شائع کی گئی ہے، دشمنانان اسلام کے اس قبیح فعل پر مسلم حکمران تاحال بے حسی کی تصویر بنے بیٹھے ہیں جو کہ کسی بھی حوالہ سے درست نہ ہے۔ کیوں کہ اس سلسلہ میں امام مالکؒ کا کہنا ہے کہ جب کسی نبیؑ کی توہین کی جائے تو اس کے امتی کو جینے کا کوئی حق نہیں۔ امام مالکؒ کے اس قول کو دیکھتے ہوئے ہمیں اپنا موازنہ کرنا چاہئے کہ ہم میں اسلام کی رمق کتنی ہے اور رسول کریم ﷺ سے محبت کس درجہ پر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سنگین مسئلہ پر مسلم امہ کے حکمران متحد ویکجا ہوجائیں اور مشترکہ لائحہ عمل کا اعلان کرتے ہوئے دشمنانان اسلام کی ان قبیح حرکات پر مکمل پابندی لگائی جائے اور ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ ورنہ ہم بروز محشر کس منہ سے آقائے دوجہاں ﷺ کا سامنا کریں گے اور کس منہ سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کریں گے۔

❀❀❀❀❀

بقیہ حضرت بنالویؒ

تھا کہ تم دوسروں کے مقدمات کرتے رہے ہو، بلکہ ان کا بھی مرزا صاحب کے اپنے مقدمات کی طرف اشارہ تھا۔ پس ان کا یہ کہنا کہ افتراؤں سے باز آجاؤ، خود افترا پر دازی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر مرزا صاحب مختاری کے امتحان میں کامیاب ہوجاتے تو دوسروں کے مقدمات کی پیروی میں کچہریوں کی خاک بھی چھانا کرتے۔ اور ہاں! جب مرزا قادیانی نے مختاری کا امتحان دیا تو وہ کیا چاہتے تھے۔ پاس ہونا یا فیل ہونا؟ یقیناً پاس ہونا چاہتے تھے۔ اور مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ خدا وہی کرتا تھا جو وہ چاہتے تھے۔ پھر مرزا قادیانی پاس کیوں نہ ہوا؟

تقویٰ کے ثمرات!

تحریر: جناب مولانا عمر فاروق راشد

قرآن واحادیث میں تقویٰ کے بہت سے فوائد اور بہت زیادہ اہمیت وفضیلت بیان ہوئی ہے۔ بلکہ قرآن مجید تو تقویٰ کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ کہیں اس کے ثمرات بیان ہوئے ہیں تو کہیں اس کو حاصل کرنے کے طریقے بیان ہوئے ہیں اور کہیں اس کو حاصل کرنے کی وصیت کی جارہی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر ہی تو پیارے پیغمبر ﷺ جب خطبہ کا آغاز کرتے تو تقویٰ والی آیات تلاوت فرماتے۔ جو تقویٰ کو اختیار نہیں کرتا اس کی مذمت کچھ یوں بیان کی:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو تکبر اور تعصب اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے' ایسے (شخص) کے لیے بس جہنم ہی ہے اور یقیناً وہ بد ترین جگہ ہے۔''

اسی لیے تقویٰ کو اختیار کرنے کی وصیت اللہ رب العزت نے ہم سے پہلے لوگوں کو کی اور ہمیں بھی اسی بات کی وصیت قرآن مجید میں یوں فرمائی:

﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (النسآء: 131)

''ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم دیا ہے۔ یہی وصیت کی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔''

بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو تقویٰ کو ایمان کے حصول کے لیے شرط قرار دیا' فرمایا:

﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (المآئدۃ)

''اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔''

اس لیے ذیل میں تقویٰ کے چند ایک فوائد قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیے جاتے ہیں۔

علم کی توفیق:

اللہ رب العزت نے تقویٰ اختیار کرنے پر علم سکھانے کا وعدہ کیا ہے۔ فرمایا:

﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرۃ: 282)

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ تمہیں تعلیم دے رہا ہے۔''

حق وباطل کے درمیان فرق کرنے کا ملکہ

جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ملکہ عطا فرما دیتے ہیں جس سے وہ حق اور باطل کے درمیان تمیز کر سکے۔ فرمایا:

﴿اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا﴾ (الأنفال: 29)

''اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو (حق وباطل کے درمیان) فیصلے کی قوت دے دے گا۔''

دکھوں اور پریشانیوں سے نجات:

آج ہمارے معاشرے کے لوگ بہت زیادہ دکھوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں تو اس سے نجات کا ذریعہ بھی تقویٰ ہی ہے۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝﴾ (الطلاق)

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔''

بغیر کسی امید کے وافر رزق کا وعدہ:

جو لوگ رزق کے حوالے سے پریشان ہیں ان کے لیے بہت ہی مفید نسخہ ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں تو اللہ وہاں سے رزق کے دروازے کھولے گا جہاں سے آدمی کو امید بھی نہیں ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ﴾ (الطلاق: 2, 3)

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔''

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝﴾ (الطلاق: 4)

''جو شخص اللہ رب العزت سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔''

اللہ کی آیات میں غور وفکر کا حصول:

اللہ رب العزت کو پہچاننے میں بہت سے لوگ غلطی کرتے ہیں تو جب اللہ کی نشانیوں میں غور وفکر کرنے کی توفیق مل گئی تو یقیناً اللہ کی پہچان آسان ہو جائے گی اور یہ توفیق تقویٰ سے میسر آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ فِيْ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝﴾ (یونس)

''بلاشبہ رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان لوگوں کے واسطے دلائل ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں۔''

بہت سے لوگ اللہ کا ولی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جبکہ ولی اللہ کی ایک بہت بڑی نشانی یہ کہ ''ان میں اللہ کا تقویٰ بہت زیادہ ہوتا ہے۔'' ایسے ولی لوگوں میں کم ہی نظر آتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (الجاثیۃ: 19)

''اور اللہ تعالیٰ متقین کا ولی ہے۔''

بہترین زادِ راہ کا حصول:

بہت سے لوگ سفر میں زادِ راہ کا خیال بہت زیادہ رکھتے ہیں' جبکہ ہمارا اصل مقصد آخرت کا سفر ہے۔ اس کے لیے زادِ راہ ضرور لینا چاہیے اور اس کے لیے بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ (البقرۃ: 197)

''اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو۔ سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔''

کامیابی کی خوشخبری:

ہر بندہ کامیابی چاہتا ہے تو تقویٰ اختیار کر لو کامیابی خود ہی مل جائے گی۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝﴾ (النور: 52)

''جو بھی اللہ تعالیٰ کی' اس کے رسولؐ کی فرماں برداری کرے' خوف الٰہی رکھے اور اس کے عذابوں

سے ڈرے وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

بہت زیادہ انعامات کا اعلان:

ہر شخص انعام کو حاصل کرنے کے لیے محنت کرتا ہے' تقویٰ اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ بہت سے اخروی انعامات سے نوازتے ہیں۔ اعلانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝﴾ (النبأ: 31-34)

''یقیناً پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے' باغات ہیں' انگور ہیں' نوجوان ہم عمر عورتیں ہیں اور چھلکتے ہوئے جام شراب کے ہیں۔''

اللہ کی مدد و نصرت کی خوشخبری:

آج جو مسلمانوں کی حالت ہے سب پر عیاں ہے اس کے لیے اللہ کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے' اس کو حاصل کرنے کے لیے تقویٰ اختیار کرنا ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۝﴾ (النحل: 128)

''یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ (کی مدد و نصرت) پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔''

اللہ کے ہاں معزز ہونے کی نوید:

لوگوں کے ہاں تو بہت سے شخص معزز قرار پاتے ہیں' لیکن اصل اعزاز تو اللہ کے ہاں معزز ہونا ہے اور یہ تقویٰ سے حاصل ہوتا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: 13)

''اللہ کے نزدیک تم میں سب سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔''

امن و سلامتی کی یقین دہانی:

جو شخص تقویٰ اختیار کر لیتا ہے اس کو اللہ کبھی بھی خوف زدہ نہیں ہونے دے گا۔ اعلان ربانی ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝﴾ (الدخان)

''بے شک (اللہ سے) ڈرنے والے امن و چین کی جگہ میں رہیں گے۔''

اعمال کی اصلاح کی بشارت:

بہت سے لوگ سنت سے ہٹ کر عمل کرتے ہیں' تو سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح کر رہے ہیں۔ لیکن جب تقویٰ اختیار کر لیا جاتا ہے تو اللہ اعمال تعالیٰ کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔ فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (الأحزاب: 70-71)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی باتیں کیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے۔''

اعمال کے ضائع ہونے سے بچاؤ:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝﴾ (الكهف)

بہت سے لوگوں کے اعمال کل قیامت کے دن روئی کے پہاڑوں کی طرح اڑا دیئے جائیں گے اور ان کے لیے میزان ہی قائم نہیں ہوگا۔

جبکہ متقین کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝﴾ (یوسف: 90)

''بے شک جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔''

اعمال کی قبولیت کی خوشخبری:

متقین کے اعمال اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائیں گے۔ فرمایا:

﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝﴾ (المائدة)

''یقیناً اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔''

بصیرت اور جلدی متنبہ ہونا:

یعنی عقل مندی کا حصول کہ تقویٰ اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بصیرت' دور اندیشی اور عقل مندی عطا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ۝﴾ (الأعراف)

''یقیناً وہ لوگ جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں۔ سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔''

اچھے انجام کی یقین دہانی:

جس نے تقویٰ اختیار کر لیا اللہ اس کے انجام کو بہتر بنا دیتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

﴿فَاصْبِرْ ۚ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝﴾ (هود)

''پس آپ صبر کرتے رہیے (یقین مانیے) کہ (اچھا) انجام کار پرہیزگاروں کے لیے ہی ہے۔''

عذاب اور سزا سے نجات:

اس شخص کا نہ صرف انجام بہتر ہوتا ہے بلکہ اللہ اس کو عذاب اور سزا سے نجات کا عندیہ بھی دے دیتے ہیں۔ فرمایا:

﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾ (مریم: 72)

''پھر ہم پرہیزگاروں کو تو (جہنم و سزا سے) بچا لیں گے۔''

مغفرت کی خوشخبری:

تقویٰ اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ معاف بھی کر دیتا ہے۔ اعلان فرمایا:

﴿وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝﴾ (النساء: 129)

''اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔''

دنیا و آخرت میں آسانی کی نوید:

آج دنیا میں ہر شخص مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔ اس سے نکلنے کا راستہ یہی ہے کہ ہم تقویٰ اختیار کر لیں تو اللہ تعالیٰ نا صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی آسانی عطا فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (یونس: 63, 64)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (آسانی کی) خوشخبری ہے۔''

گناہوں کے مٹائے جانے کی خوشخبری:

جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے گناہ کو مٹا دیتے ہیں۔ اس خوشخبری کا اعلان یوں فرمایا:

﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ۝﴾ (الطلاق: 5)

باقی صفحہ 13 پر

قانون تحفظ حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: جناب حمید اللہ خان عزیز

ہادی عالم علیہ السلام کی ولادت باسعادت اور دنیا میں تشریف آوری اللہ کا احسان ہے۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو ظلم سے نکال کر حق کی طرف گامزن کیا۔ اس سے کائنات کو ایک نئی جہت ملی بشریت کو نیا موڑ ملا۔ آپ ﷺ نے غریبوں' مسکینوں اور محتاجوں کو اپنی شفقت کی چادر میں چھپایا جن کی عظمت آسمان کی بلندیوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

آپ ﷺ کی آمد سے بنی نوع انسان کو فلاح وکامرانی کا ایک نیا نظام ودستور نصیب ہوا۔ انسانیت کو جینے کا حوصلہ ملا۔ اس ذات نے انسان کو پستی سے نکال کر بلندی اور عظمت عطا کی۔

زندگی کا کون سا ایسا گوشہ تھا جو نہیں جگمگایا؟ اس رسول عظیم ﷺ کی آمد سے ظلم' جہالت' ناانصافی اور بت پرستی میں مبتلا معاشرہ عدل کی بالادستی کے تصور سے آگاہ ہوا۔ احترام انسانیت کے شعور سے باخبر ہوا۔ بندگان رحمان کو ایمان کی دولت ملی۔ انسانی تاریخ نے ایک نئے سفر کا آغاز کیا۔

رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی اہل ایمان کے لیے ان کے جان ومال اور عزت وآبرو سے زیادہ عزیز ہے۔ اس مبارک اور برگزیدہ ہستی پر امت مسلمہ کا ایک ایک فرد اپنی جان نچھاور کرنے میں کسی قسم کی عار محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ قرآن مجید نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا﴾ (الاحزاب)

''نبی مومنوں پر ان کی ذات سے زیادہ حق رکھتا ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار اللہ کی کتاب کے مطابق ایک دوسرے کے لیے مومنوں اور مہاجروں سے زیادہ حقدار ہیں۔ سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں کے لیے پسندیدہ طور پر کچھ کرو۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔''

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا نام اسلام ہے اور اس ایمان کی سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عظیم ﷺ کے ساتھ باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبت ہو۔

رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی پر ایمان کامل انسانوں کی روحانی زندگی کی اساس ہے اور ایمان اس وقت تک صحیح مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک مومن نبی کریم ﷺ کی ذات والا سے پختہ تعلق نہیں جوڑ لیتا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

[وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.]

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے! جب تک میں تمہیں اولاد' والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں' اس وقت تک کوئی شخص صاحب ایمان اور مسلمان نہیں ہوسکتا۔''

مولانا ظفر علی خاں (مرحوم) نے کیا خوب مسلمانوں کے جذبات کی عکاسی ہے کہ

نہ کٹ مروں جب تک بس خواجہ بطحاء کی عظمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اسلام کے نقطۂ آغاز سے لے کر اب تک کفار اور مشرکین نبی ﷺ کی عزت وآبرو اور عظمت کے درپے ہیں' یہ کسی بھی طرح ممکن نہیں کہ کوئی بدبخت بدباطن ذات رسالت مآب ﷺ کی ہرزہ سرائی کرے اور اسے سزا نہ دی جائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی جانب سے پھٹکار اور رسوا کن عذاب ہے۔''

یہود ونصاریٰ ابتداء ہی سے مسلمانوں سے عداوت رکھتے اور ہر لحہ اسلام اور اہل اسلام کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ ان کی اسلام دشمنی کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً

① دنیا بھر میں مسلمانوں کا قتل عام
② مسلمانوں کو معاشی طور پر غیر مستحکم کرنا
③ شعائر اسلام کی بے حرمتی
④ پاکدامن مسلمانوں اور خواتین کی بے حرمتی

ان کے علاوہ محسن انسانیت ﷺ کی ذات مبارکہ پر کیچڑ اچھالنا بھی ان کا مرغوب مشغلہ ہے۔ کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس کو اسلام میں مرکزی مقام حاصل ہے اور (نعوذ باللہ) اس مرکز کو نشانہ بنا کر وہ اسلام کی عظیم الشان عمارت کو زمین بوس کرنا چاہتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ یہود ونصاریٰ کے متعصب وغلیظ مصنفین ومورخین نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے خلاف کتابیں بھی لکھیں اور ان بدبختوں نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ نام نہاد مسلمانوں میں سے بھی ایسے بد طینت اور انتہائی کمینہ صفت لوگوں کو پیدا کیا جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے یہ منحوس اور نجس فعل انجام دے کر اپنی دنیا اور آخرت برباد کر لی ہے۔ مثلاً مرزا قادیانی' سلمان رشدی' تسلیمہ نسرین' یوسف کذاب' گوہری شاہی' سکندر بلتستانی وغیرہ وغیرہ۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی وبربادی کے بعد اہانت رسول ﷺ کی شرح میں بہت زیادہ اضافہ ہوا' توہین رسالت کے علاوہ مساجد ومدارس اور قرآن وحدیث کی بے حرمتی کے لاتعداد واقعات پیش آئے۔

افغانستان' عراق اور یورپ کے متعدد علاقوں اور وطن عزیز میں قرآن وحدیث کی توہین کے بے شمار واقعات پیش آئے۔ ان کے ساتھ ساتھ صلیبیوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی اہانت کی شرح کافی بڑھ گئی

صلیب پرست صحافیوں اور پادریوں نے نبی ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں کیں وہ ریکارڈ پر ہیں۔

9/11 کے بعد پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ایک نہ رکنے والی صلیبی جنگ شروع کر دی گئی اور پوری دنیا میں اسلام پسندوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

وطن عزیز پاکستان میں بھی مسلمانوں کے خلاف ایک صلیبی جنگ آج تک جاری ہے اور نہ جانے کب تک جاری رہے گی۔

بدقسمتی ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک جو طبقہ مسند اقتدار پر رہا وہ انگریز کی جی حضوری میں سب سے آگے رہا۔ اسلام پسندوں کو پابند سلاسل کیا تو غیر مسلموں کو توہین رسالت کرنے کی ہمت ہوئی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ پاکستان میں آج تک کسی بھی گستاخ رسول کو پھانسی نہیں دی گئی۔

یہود و نصاریٰ ایک طرف تو منظم سازش کے تحت توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب زور و شور سے کرا رہے ہیں تو دوسری طرف حکومت پاکستان پر ''قانون توہین رسالت'' کو ختم کر دینے پر دباؤ ڈال رہے ہیں' ان کے بقول ''قانون توہین رسالت'' اقلیتوں کے سروں پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے اور یہ قانون انسانی حقوق کے منافی ہے۔

حالانکہ پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک میں اقلیتوں کو جو مراعات' سہولتیں اور عزت و احترام حاصل ہے' اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں یہود و نصاریٰ کے سامنے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں' جبکہ قانون توہین رسالتؐ انسانی حقوق کی روح اور فلسفے کے عین مطابق ہے۔

اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا چارٹر جو ۳۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کا آغاز ان الفاظ کی تمہید کے ساتھ ہوتا ہے۔

''نوع انسانی کے جملہ افراد کی فطری تکریم اور ان کے مساوی اور ناقابل انتقال حقوق دنیا میں آزادی' انصاف اور امن کی بنیاد۔''

اور اس چارٹر کی پہلی شق یہ ہے:

''تمام انسان آزاد اور تکریم و حقوق کے لحاظ سے برابر ہوتے ہیں۔ انہیں پیدائشی طور پر عقل اور ضمیر عطا کیا جاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے سے برادرانہ سلوک کرنا چاہیے۔''

اس چارٹر میں ایک عام انسان کی عزت و تکریم پر اتنا زور دیا جا رہا ہے تو محسن انسانیتؐ کی عزت و تکریم کو اس سے کہیں زیادہ توجہ عطا کی جانی چاہیے کیونکہ دنیا کے ہر ہر فرد کے لیے حقوق کا جو تعین ہے محمد عربیؐ نے کیا ہے وہ دنیا کا کوئی قانون دان' اہل عقل' فلاسفر' اسکالر اور دنیا کی کوئی عدلیہ نہیں کر سکتی۔

صلیبی گوروں کے بنائے ہوئے حقوق کے چارٹر میں کتوں اور دوسرے جانوروں کے لیے تو حقوق متعین کیے گئے ہیں مگر مسلمانوں کو وہ انسانی حقوق کے لائق نہیں سمجھتے۔ تبھی تو پوری دنیا میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے کا امریکہ کو سرٹیفکیٹ عطا کر دیا گیا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمارے نبی ﷺ سمیت تمام انبیاء کا احترام مسلمانوں پر فرض ہے اور قانون توہین رسالت میں دیگر انبیاء کی توہین بھی داخل ہے۔ یہ قانون نہ صرف محمد ﷺ کی عزت و ناموس کا محافظ ہے بلکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی عزت و ناموس کا بھی محافظ ہے۔

یہ قانون صرف غیر مسلم اقلیتوں کے لیے نہیں بنایا گیا بلکہ تمام گستاخان رسول ﷺ خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم جو اہانت رسول ﷺ کے مرتکب ہوں ان کے لیے ہے۔ اس قانون کے تحت سلمان رشدی' تسلیمہ نسرین' یوسف کذاب اور گوہر شاہی جیسے مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے افراد کو بھی سزا دی جا سکتی ہے اور دی گئی ہے۔ (مثلاً گوہر شاہی اور یوسف کذاب وغیرہ)

''جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔''

بفیض — تقویٰ کے ثمرات

کامیابی کا حصول:

کامیابی کے لیے تڑپنے والے کے لیے نسخہ کیا ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو کامیابیوں سے نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: 189)

''اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

اللہ کی محبت کی بشارت:

ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ وہ خالق ہے کرنی چاہیے' بڑی بات تو یہ ہے کہ خالق ہم سے محبت کرے۔ اعلان فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (التوبۃ)

''بے شک اللہ رب العزت پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔''

بہت بڑے اجر کی نوید:

جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کو بہت بڑے اجر سے نوازتے ہیں۔ فرمایا:

﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران)

''ان لوگوں کے لیے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے بہت زیادہ اجر ہے۔''

قیامت کے دن اللہ کے قرب کا حصول:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝﴾ (القمر: 54, 55)

''یقیناً اللہ سے ڈرنے والے جنتوں اور نہروں میں ہوں گے' راستی اور عزت کی بیٹھک اس قدرت والے بادشاہ کے پاس ہے۔''

سینے کا سلامت ہونا:

قیامت کے دن جب ہر کوئی دوسرے کا دشمن ہو گا اس وقت بھی متقین کے سینے ایک دوسرے کے لیے سلامت رہیں گے۔ اعلان فرمایا:

﴿اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (الزخرف: 67)

''اس دن (گہرے) دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے۔''

قیامت کے دن تمام مخلوق سے بلند مرتبے کی نوید:

قیامت کے دن کہ جب ہر کوئی ''رب نفسی' رب نفسی'' کرتا ہو گا اس وقت اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو سب سے بلند مرتبے پر فائز کریں گے۔ فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (البقرۃ 212)

''وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں قیامت کے دن (تمام مخلوق سے) اعلیٰ ہوں گے۔''

آگ سے نجات کا وعدہ:

جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے محفوظ رکھے گا۔ اعلان فرمایا:

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝﴾ (اللیل)

''اس (جہنم) سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہو گا۔''

جنت کی بشارت:

مومن کی زندگی اسی نقطے کے گرد گھومتی ہے کہ اس کو کل قیامت کے دن جنت مل جائے اور اللہ نے بھی سب سے بڑی کامیابی جنت کا مل جانا ہی بتائی ہے۔ (آل عمران: ۱۸۵) تو جو تقویٰ اختیار کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تقویٰ کی بدولت جنت بھی عطاء فرما دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝﴾ (الذّٰریٰت)

''بے شک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے۔''

اللہ رب العزت ہم سب کو تقویٰ اختیار کرنے اور اس کے ثمرات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

گستاخانہ خاکوں کی اشاعت

تحریر

جناب امیر افضل اعوان

بلا شبہ رسول کریم ﷺ دونوں جہانوں کے لئے رحمت کا باعث اور آپ کی سیرت طیبہ پر عمل ہی راہ نجات ہے۔ اس بات کو مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی کھلے دل کے ساتھ تسلیم کر چکے ہیں، مگر کچھ متعصب، ذہنی معذور اور اسلام دشمن عناصر یہ سب تسلیم کر کے بھی سوچی سمجھی سازش کے تحت اسلام اور شعار اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ درحقیقت یہ یہود و نصاریٰ کی سازش ہے جو کہ اسلام کی آفاقی تعلیمات سے خوفزدہ ہو کر ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں جو کہ نہ صرف اخلاقی اقدار کے منافی ہے بلکہ اس سے دنیا کا امن بھی شدید خطرہ میں ہے۔ ویسے تو اسلام دشمن عناصر اعلان نبوت کے ساتھ ہی اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف صف آراء ہو گئے تھے کیوں کے دین حق ہونے کی وجہ سے یہ ہر کس و ناکس کے دل میں گھر کر جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج بھی اسلام پوری دنیا بالخصوص یورپ میں سب سے زیادہ پھلنے والا مذہب ہے۔

مہذب معاشرہ میں اخلاق و تہذیب کے نام پر محض ذاتی مفادات کی نگہبانی کی جاتی ہے اور جو اصول وضوابط دوسروں پر عائد کئے جاتے ہیں خود کو اس سے مبرا سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان مغرب کی اس دوغلی پالیسی کی وجہ سے خلیج بڑھتی جارہی ہے۔ دور حاضر میں تعلیم، تربیت، اخلاق، جمہوریت، ترقی، روشن خیالی، احساس ذمہ داری، حقوق انسانی، آزادی تحریر و تقریر کا جس قدر چرچا ہے ان سے دوری و پامالی کا بندوبست بھی اسی قدر نمایاں ہے۔ یورپ و مغرب کی نام نہاد جمہوریت، انسانی حقوق کا پرچار، سماجی خدمت کے دعوئے، انسانی برابری کا شور اور خود کو مہذب اور تعلیم و ترقی یافتہ کہلوانے کا شوق بدرجہ اتم موجود ہے۔

اسلام کی آفاقی تعلیمات سے خوفزدہ یہود و نصاریٰ نے اخلاقی گراوٹ کی پستیوں میں گر کر توہین رسالت ﷺ کے حوالہ سے باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ پہلے توہین آمیز خاکوں کا تسلسل پھر گستاخانہ فلم اور اب قرآن پاک نذر آتش کرنے کے مذموم افعال سامنے آرہے ہیں، پھر توہین رسالت کے حوالہ سے ایک امریکی پادری ٹیری جونز سرگرم رہا، جو کہ نہ صرف ذہنی بیمار بلکہ سستی شہرت کا بھوکا ہے۔ اس ملعون نے توہین رسالت کے حوالہ سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ کچھ عرصہ قبل اس بد بخت نے قرآن پاک کے 2998 نسخے جلانے کا مذموم منصوبہ بنایا جس پر اسے اور اس کے ایک ساتھی پادری مرون سیپ کو قرآن پاک کے تیل میں بھیگے ہوئے نسخوں سمیت گرفتار کرلیا گیا۔ یہ نسخے ایک گاڑی میں رکھے ہوئے تھے اور انہیں مٹی کے تیل میں بھگو یا گیا تھا۔ ان نسخوں کی تعداد نائن الیون میں ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد کے برابر تھی۔ ملعون پادری ٹیری جونز نائن الیون کا بدلہ لینے کے لئے 2010 میں بھی قرآن پاک کے نسخوں کو جلانے کی کوشش کر چکا ہے جس پر دنیا بھر کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ اب ایک مرتبہ پھر دشمنان اسلام نے امت مسلمہ کے جذبہ ایمانی کا امتحان لینے کی ٹھان لی، گذشتہ دنوں فرانس کے جریدے ہفت روزہ ''چارلی ایبڈو'' میں ایک مرتبہ پھر گستاخانہ خاکے شائع کئے گئے جس پر پوری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔

آج سے پندرہ سو سال قبل جب نبی مکرم ﷺ کا ظہور ہوا تو عیسائی، یہودی اور دیگر الہامی مذاہب کے پیروکار اپنی اصل تعلیمات کو فراموش کر چکے تھے، شراب، شباب اور انسانوں کو غلام بنا کر رکھنا عام بات تھی عورتوں کو پالتو جانوروں کی طرح رکھا جاتا تھا۔ کفار مکہ تو لڑکیوں کو زندہ درگور تک کر دیتے تھے۔ یہ نبی پاک ﷺ کی شخصیت کا ہی اعجاز تھا کہ آپ نے جہالت کے اندھیروں میں شمع ہدایت روشن کی۔ تحمل بردباری، برداشت، احساس، میانہ روی، حسن سلوک، عمدہ اخلاق اور دیگر خصوصیات سے معاشرہ کو روشناس کرایا۔ کارٹون بنانے والے اور ان کے غیر مسلم حکمرانوں کو کیا خبر کہ یہ نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات ہی کا ثمر ہے کہ جس نے پوری دنیا کے انسانوں پر ایک احسان کیا اور مورتیوں، بتوں اور انسانوں کی عبادت کرنے والوں کو اللہ سے روشناس کرایا۔ نبوت ملنے کے بعد عام انسان سے بھی زیادہ صعوبتیں برداشت کیں اور جب فاتح مکہ و مدینہ بنے تو خود کو نہ بادشاہ کہلوایا نہ شہنشاہ بلکہ انتہائی سادگی کی ایسی روایات قائم کیں جو آج کے گستاخان رسول ﷺ، ان کے سرپرستوں اور پوری دنیا کے حکمرانوں کے لئے ایک مثال ہیں۔ دنیا میں کہیں ایسی مثال نہیں ملتی کہ حاکم وقت ہو اور مقروض ہو' آپ کو ملک اور ریاستیں تو مقروض ملیں گی لیکن حکمران مقروض نہیں ہوگا۔ لیکن میرے آقا ﷺ حاکم وقت بنے تو ریاست مقروض نہ تھی لیکن آپ ﷺ مقروض تھے اور جب قرض مانگنے والا آیا تو آپ نے اسے احتجاج کا پورا حق دیا اور فرمایا ''اسے کچھ نہ کہو' کیونکہ جو حق لینے والا ہے اسے سخت کلامی کا استحقاق ہے۔''

نبی مکرم ﷺ نہ صرف قرض کے معاملہ میں بلکہ ہر معاملہ میں آنے والوں کو حاکم وقت ہونے کے باوجود احتجاج کا حق دیتے، بولنے کی آزادی دیتے۔ یہ نبی پاک ﷺ کی ذات کا ہی اعجاز ہے کہ آپ ﷺ نے حکمرانوں کے لئے مثالیں قائم کیں اور روشن خیالی کی بنیاد رکھی۔ آج کے یہودی، عیسائی دیگر غیر مسلموں کے ساتھ مل کر نعوذ باللہ نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں' صرف یہودیوں کے حوالے سے ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ لیکن صرف ایک مثال پیش خدمت ہے کہ یہودیوں کا ایک وفد آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو اللہ کے رسول ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگے ''تم پر موت ہو'' جس پر حضرت عائشہؓ نے کہا ''یہ موت تم پر ہو اور لعنت بھی'' یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرم خوئی کو پسند کرتے ہیں' اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ان لوگوں نے جو کہا وہ آپ نے سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے سنا اور میں نے کہہ دیا وعلیکم بس اتنا ہی کافی ہے'' آج اس نبی ﷺ کی شان میں یہودی گستاخیاں کر رہے ہیں اور ان

باقی صفحہ پر

کاروانِ علم وادب

تحریر
جناب عبدالرشید عراقی

اہل حدیث اطبائے کرام:

سوبدرہ کے تین اہل حدیث اطبائے کرام کا مختصر تعارف یہ ہے:

حکیم مولوی عبداللہ خاں نصر مرحوم

استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کے تلمیذ رشید تھے' طب میں طبیہ کالج دہلی سے فارغ التحصیل تھے' بعد ازاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ قیام پاکستان تک پروفیسر رہے۔ دوران ملازمت طبیہ کالج میں علامہ عبدالعزیز میمن راجکوٹی سے عربی ادب میں استفادہ کیا۔ تحریر وتقریر کا اچھا خاصہ ملکہ تھا۔ تقریر میں ان کا شمار نامور مقررین میں ہوتا تھا اور علاج معالجہ میں اچھا ملکہ تھا۔

حکیم عنایت اللہ نسیم

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے سند یافتہ تھے۔ بڑے اچھے مقرر اور معالج تھے۔ مولانا ظفر علی خاں کے دیرینہ رفیق تھے اور کلام ظفر علی خاں کے حافظ تھے۔ تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ رسول کائنات ﷺ' مولانا ظفر علی خاں اور ان کا عہد اور پھر فارما کوپیا ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

حکیم عطاء اللہ حبیب

طبیہ کالج علی گڑھ کے فارغ التحصیل تھے' طب میں ان کی کتاب ''تشریح حبیب'' بڑی عمدہ کتاب ہے اور طبیہ کالج لاہور کے نصاب میں داخل ہے۔ حکیم عطاء اللہ حبیب شریف الطبع انسان تھے۔

ماہرین تعلیم:

خالد اختر افغانی مصنف' شاعر اور صحافی تھے ہفت روزہ ''طارق'' کے مدیر اعلیٰ تھے۔ شعبہ تعلیم میں ملک محمد عبداللہ بی اے عراقی خاندان کے گل سرسبد تھے۔ عطاء محمد اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ کے ہیڈ ماسٹر اور سیکنڈری بورڈ لاہور کے مدتوں ممبر رہے۔ ''تاریخ ہندوستان' تاریخ انگلستان اور نامور عالم'' ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

انگریزی اور فارسی پر عبور کامل تھا۔ اسلامی تاریخ پر بھی انہیں عبور تھا۔

بڑے شریف' نیک سیرت' عادات وخصائل میں اعلیٰ وارفع اور اپنی برادری سکے زئی میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ پوری زندگی بازار نہیں گئے' صرف بازار سے گزرے ہیں۔ ملک صاحب سوبدرہ میں پہلے آدمی تھے جنہوں نے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اس لیے ''بی اے'' ان کے نام کا لاحقہ ہو گیا۔

علمائے ندوہ:

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو نے اپنے مختلف ادوار میں بڑے بڑے نامور علمائے دین پیدا کیے۔ ان علماء میں صاحب تحقیق بھی تھے۔ مؤرخ' عربی وفارسی اور انگریزی کتابوں کے مترجم بھی تھے۔ مدرس بھی تھے' مصنف بھی تھے۔ خطیب ومقرر بھی تھے۔ فلسفی بھی تھے۔ متکلم بھی تھے۔ انشاء پردار بھی تھے' ادیب بھی تھے' نقاد بھی تھے اور علوم اسلامیہ میں منفرد حیثیت کے حامل بھی تھے۔

ا۔ علامہ سید سلیمان ندوی:

اپنے دور کے اردو زبان کے سب سے بڑے مصنف تھے اور اس کے ساتھ بہت بڑے مؤرخ اور محقق بھی تھے۔ ان کی تحقیق وتدقیق کا اعتراف عالم اسلام کے اساطین فن کے علاوہ مغربی مستشرقین نے بھی کیا ہے۔ سید صاحب نے ہر موضوع پر مضمون ومقالے لکھے اور اس موضوع سے متعلق اپنے مطالعہ وتحقیق کا حق ادا کیا۔ سید صاحب نے بہت سے ملی وقومی وعلمی جلسوں کی صدارت کی' ان میں خطبے بھی ارشاد فرمائے اور بعد میں یہ خطابات کتابی صورت میں شائع ہوئے۔

سید صاحب نے مدراس میں سیرت نبوی ﷺ پر آٹھ خطبات ارشاد فرمائے' یہ خطبات سیرت نبوی ﷺ کا عطر اور جوہر ہیں۔ یہ خطبات سید صاحب کے ذوق مطالعہ اور وسعت مطالعہ کی شہادت دیتے ہیں۔ ان خطبات کا دوسری زبانوں عربی' فارسی اور انگریزی میں ترجمہ ہوا۔

سید صاحب نے حکومت بمبئی کے شعبہ تعلیم کی دعوت پر بمبئی میں' عربوں کی جہاز رانی'' پر چار خطابات ارشاد فرمائے جو بہت مقبول ہوئے۔ ان خطبات کے پڑھنے سے سید صاحب کے وسعت مطالعہ پر حیرت ہوتی ہے۔ ان خطبات کا بھی انگریزی میں ترجمہ ہوا جو مطبوع ہے۔

۱۹۲۹ء میں سید صاحب نے ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد کی دعوت پر ''عرب وہند کے تعلقات'' پر پانچ خطبات ارشاد فرمائے۔ یہ خطبات سید صاحب کی تحقیقات اور وسعت معلومات کا مظہر ہیں۔ ان خطبات کا بھی انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے جو مطبوع ہے۔

دسمبر ۱۹۳۰ء میں سید صاحب نے اورینٹیل کانفرنس کے اجلاس پٹنہ میں ''خیام'' کے عنوان سے ایک علمی وتحقیقی مقالہ پڑھا۔ اس مقالہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ ۱۹۳۳ء میں سید صاحب نے اس مقالہ کو مزید بڑھا کر کتابی صورت میں شائع کیا اور اس کا ایک نسخہ علامہ اقبالؒ کو بھیجا تو انہوں نے مطالعہ کے بعد سید صاحب کو اپنے مکتوب میں لکھا کہ

''عمر خیام پر آپ نے جو کچھ لکھ دیا ہے اس پر اب کوئی مشرقی یا مغربی اضافہ نہ کر سکے گا۔'' (اقبال نامہ ص ۱۸۰)

پریل ۱۹۳۳ء ادارہ معارف اسلامیہ لاہور کے پہلے سالانہ اجلاس میں سید صاحب نے' لاہور کا ایک مہندس خاندان جس نے تاج محل ولال قلعہ بنایا'' کے عنوان سے ایک بے حد معلومات آفرین مقالہ پڑھا۔ اس میں بڑی تلاش وتحقیق اور جستجو سے مستند شہادتوں سے یہ بتایا گیا کہ ''تاج محل کا معمار درحقیقت نادرالعصر استاد احمد معمار ہے' جو ہندسہ اور ریاضیات کا بڑا عالم تھا۔ اس جلاس کی صدارت علامہ اقبال نے کی تھی۔ (مقالات سلیمان ۲۹۳/)

علامہ سید سلیمان ندوی بلند پایہ مصنف بھی تھے' ان کی تصانیف میں سیرت النبی ﷺ' ارض القرآن' سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیات امام مالک' حیات شبلی ونقوش سلیمان بہت معروف مشہور ہیں وعلمی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

۱۹۲۴ء میں جب آپ کی کتاب ''سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا'' شائع ہوئی اور اس کا ایک نسخہ علامہ اقبال کو بھجوایا تو علامہ اقبالؒ نے مطالعہ کے بعد سید صاحب کو ایک خط میں تحریر فرمایا

''سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے سراپا سپاس ہوں یہ

ہدیہ سلیمان نہیں سرمہ سلیمان ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے میرے علم میں مفید اضافہ ہوا ہے۔ خدائے تعالیٰ جزائے خیر دے۔'' (اقبال نامہ۔ ص ۴۲۶)

یہ حقیقت ہے' اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ علامہ سید سلیمان ندوی علوم اسلامیہ کا بحر ذخار تھے۔ متنوع الصفات اور مختلف الکمالات شخصیت کے حامل تھے۔ وہ محدث' فقیہ' مجتہد' معلم اور متکلم تھے اور سب سے بڑھ کر وہ ایک عظیم سیرت نگار بھی تھے۔''

۲۔ مولانا مسعود عالم ندوی:

ان کا شمار علمائے ندوہ کے اس گروہ میں ہوتا ہے جو عربی زبان پر اس طرح قدرت رکھتے تھے جس طرح ایک اہل زبان رکھتا ہے۔ مولانا مسعود عالم اپنے علم وفضل میں یگانہ روزگار تھے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے آرگن ماہنامہ ''الضیاء'' کے مدیر بھی رہے۔ اس رسالہ کا اداریہ اور مولانا مسعود عالم کے مضامین عالم اسلام میں بڑے شوق سے پڑھے جاتے تھے۔ اردو زبان میں ان کی تصانیف ''اسلام اور اشتراکیت'' اور ''محمد بن عبدالوہاب ایک بدنام مصلح'' بڑی مشہور کتابیں ہیں۔

۳۔ مولانا عبدالسلام ندوی:

دبستان شبلی کے گل سرسبد تھے۔ مولانا نے مختلف علمی ومذہبی موضوعات پر کثرت سے کتابیں لکھیں اور بے شمار مضامین ومقالات سپرد قلم کیے لیکن ان کا خاص موضوع شعر وادب تھا اس کے وہ نکتہ سنج ناقد بھی تھے اور دیدہ ور محقق بھی۔ ان کی تصانیف میں شعر الہند' اقبال کامل' حکمائے اسلام' سیرت عمر بن عبدالعزیز اور مقالات عبدالسلام کو شہرت ومقبولیت کی دنیا میں کلاسکس کا درجہ مل چکا ہے۔

۵۔ مولانا محمد حنیف ندوی:

متکلم اسلام اور مفسر قرآن تھے۔ شارح حدیث نبوی ﷺ تھے۔ خطیب ومتعلم تھے۔ فلسفی تھے' علوم عالیہ وآلیہ پر وسیع نظر رکھتے تھے۔ صحافی تھے' نقاد اور ادیب تھے اور تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ تفسیر سراج البیان' افکار غزالی' سرگزشت غزالی' تعلیمات غزالی' افکار ابن خلدون' مسئلہ اجتہاد' مطالعہ قرآن' مطالعہ حدیث' مرزائیت نئے زاویوں میں اور چہرہ نبوت قرآن کے آئینہ میں ان کی معروف تصانیف ہیں۔ بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔

۶۔ مولانا شاہ معین احمد ندوی:

آپ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے رکن عظیم تھے۔

متعدد کتابوں کے مصنف تھے' تاریخ اسلام (۴ جلد) دین رحمت' اسلام اور عربی تمدن' حیات سلیمانی' ان کی مشہور تصنیفات ہیں۔ صحافت میں بھی ان کا بہت بڑا مقام تھا۔ علامہ سید سلیمان ندوی ۱۹۵۰ء میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ تو شاہ معین الدین نے معارف کی ادارت سنبھالی اور دسمبر ۱۹۷۴ء تک آپ مدیر رہے۔ بقول مولانا سید ابوالحسن علی رحمہ اللہ نے کہا

''مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی ہندوستان کی سب سے موقر علمی مجالس (دارالمصنفین) کے صدر نشین اور موجودہ اسلامی ہند کے سب سے بڑے مصنف (مولانا سید سلیمان ندوی) کے جانشین تھے۔ وہ زبان وادب' الفاظ ومحاورات کے استعمال اور زبان کی صحت وسقم کے بارے میں سند کا درجہ رکھتے تھے۔'' (پرانے چراغ: ۱: ۴۴۸)

۷۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی:

رائے بریلی کے سادات خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ ان کی ذات تعارف کی محتاج نہیں' آپ مفکر اسلام' عالم اسلام کی مقتدر شخصیت' رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے نائب صدر' دارالمصنفین اعظم گڑھ کی مجلس علماء کے صدر' دارالعلوم دیوبند کی مجلس عاملہ کے رکن' دمشق یونیورسٹی میں اسلامی فقہ کے پروفیسر' جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کے اساسی رکن اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے پہلے صدر رہے ہیں۔

مولانا علی میاں کے والد محترم مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی' برادر اکبر ڈاکٹر حکیم مولوی عبدالعلی اور خود دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظم رہے ہیں۔ (آج کل مولانا علی میاں کے بھتیجے مولانا محمد رابع ندوی بن مولوی عبدالعلی ناظم ہیں) مولانا علی میاں عالم اسلام کی مقبول ترین شخصیت تھے۔ عربی اردو اور فارسی زبانوں میں ۳۰۰ سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ عربی واردو رسائل کے مدیر بھی رہے۔ انہوں نے مختلف موضوعات عربی واردو اور انگریزی میں کتابیں تالیف کیں۔ ان کی تصانیف میں ''خاسر العالم بانحطاط المسلمین'' (عربی) اردو میں انسانی دنیا میں مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر' اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش' ارکان اربعہ' تاریخ دعوت وعزیمت (۴ جلد)' نبی رحمت ﷺ' سید احمد شہید' حیات عبدالحی' قادیانیت اور حدیث کا بنیادی کردار بہت ہی مشہور ومعروف کتابیں ہیں اور اہل علم اور عوام وخواص سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

۸۔ مولانا ہدایت اللہ ندوی:

معروف اہل حدیث عالم تھے' عربی ادب سے خاصا لگاؤ تھا اور عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت تھی۔ علوم احادیث اور تاریخ وسیر پر بھی گہری نظر تھی۔

۹۔ مولانا عبدالقادر ندوی:

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے ناظم اور ان کا کتابی ذوق بہت بلند تھا۔ ان کے دور نظامت میں جامعہ تعلیم الاسلام کی لائبریری میں ہزاروں کتب کا اضافہ ہوا۔ مطالعہ کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ اخلاق وعادات میں بہت زیادہ اعلیٰ وارفع تھے۔ جامعہ تعلیم الاسلام کی ترقی اور اس کو بام عروج تک پہنچانے میں ان کی خدمات عالیہ ناقابل فراموش ہیں۔ مولانا عبدالقادر ندوی میں ایک وصف خاص طور پر نمایاں تھا کہ وہ دوسروں کا (واقف وناواقف) کام کر کے خوش ہوتے تھے۔ وہ امیر مینائی کے اس شعر کے صحیح مصداق تھے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

❀❀❀❀❀

جہلم میں عظیم الشان توحید وسنت کانفرنس

❀ مؤرخہ 24 دسمبر بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہل حدیث محمدی چوک جہلم میں عظیم الشان توحید وسنت کانفرنس زیر صدارت حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکزیہ منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز قاری عثمان مختار کی تلاوت سے ہوا۔ حمد ونعت جامعہ کے طالبعلم سلیمان شاہ نے پیش کی۔ ڈاکٹر عاطف جواد نے واقعہ پشاور کی مذمت میں قرارداد پیش کی۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد نواز چیمہ صاحب نے مفصل خطاب کیا۔ رئیس الجامعہ کی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں شرکاء کی پرتکلف ضیافت کی گئی۔

وی پی آرہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

بھارت میں مذہب بیزاری اور توہین اسلام

تحریر: جناب پروفیسر عاصم حفیظ

بھارت میں نامور بالی وڈ سٹار عامر خان کی ایک فلم پی کے ریلیز ہونے کے بعد خوب ہنگامہ بپا ہے۔ ہندو انتہاپسند تنظیموں کی جانب سے ملک بھر میں ہنگاموں کے ساتھ ساتھ فلم کی ہیرو اور پروڈیوسر پر مقدمات بھی درج کرائے گئے ہیں۔ آر ایس ایس اور وشوا ہندو پریشد جیسی تنظیموں کا خیال ہے کہ اس فلم میں دیوتاؤں کی توہین کی گئی ہے جبکہ ہندو مذہب کے بنیادی نظریات کو تضحیک کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ جہاں ایک طرف انتہاپسندوں کی جانب سے تنقید اور احتجاج کا سلسلہ جاری ہے تو دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ فلم مقبولیت کے نئے ریکارڈز بنا رہی ہے۔ اس فلم نے کمائی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں اور یہ بھارت کی اب تک سب سے زیادہ پیسہ کمانے والی فلم بن چکی ہے۔ بھارتی سپریم کورٹ نے اس فلم پر پابندی کی اپیل کو یکسر مسترد کرتے ہوئے فیصلہ سنایا ہے کہ جیسے فلم دیکھنی ہے اسے روکا نہیں جا سکتا اور جس کے نظریات مجروح ہوتے ہیں وہ نہ دیکھے۔ اس واقعے نے بھارت میں مذہبی انتہا پسندی اور سیکولرازم کے درمیان تفریق اور کشمکش کو مزید واضح کیا ہے۔

اسی سے ملتا جلتا واقعہ بھارت میں فلم میسنجر آف گاڈ کی ریلیز کے حوالے سے پیش آیا۔ یہ فلم ایک سکھ مذہب سے تعلق رکھنے والے ڈیرہ سچا سودا کے سربراہ گرومیت رام رحیم سنگھ نے بنائی ہے۔ گرو جی نے اس فلم میں بطور ہیرو خود اداکاری کے جوہر بھی دکھائے ہیں۔ آپ ان گرو صاحب کے نام سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کیسی شخصیت ہوں گے یعنی رام (ہندو دیوتا)، رحیم (اللہ تعالیٰ کے نام کا استعمال) اور سنگھ یعنی سکھ مذہب سے تعلق۔ یہ گرو فلم کے ساتھ ساتھ عام زندگی میں بھی خود کو ایک سپر ہیرو کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہوا کہ ان کی فلم کو سنسر بورڈ نے نمائش کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ سنسر بورڈ کے تمام ارکان کا فیصلہ تھا کہ یہ فلم معاشرے میں توہم پرستی اور مافوق الفطرت نظریات کو فروغ دے گی۔ اس میں گرو جی کو معجزے کرتے دکھایا گیا ہے۔ سنسر بورڈ کی جانب سے انکار کے بعد گرو جی نے عدالت سے رجوع کیا جس نے فلم کی نمائش کی اجازت دے دیدی۔ اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بھارتی مرکزی سنسر بورڈ کی سربراہ لیلا سیمسن اور کئی ارکان نے استعفیٰ دے دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ فرسودہ مذہبی توہمات پر مشتمل اس فلم کو سینماؤں میں دکھانے کے فیصلے کے بعد اپنے عہدے پر نہیں رہنا چاہتیں۔ اس واقعے کا ذکر کرنے کا واحد مقصد بھارتی معاشرے میں جاری ایک کشمکش کی تصویر دکھانا ہے کہ کس طرح وہاں سیکولر اور کٹر مذہبی نظریات آپس میں پوری شدت سے ٹکرا رہے ہیں۔ ایک طرف ملٹی نیشنل کمپنیاں، مغرب سے پڑھے نوجوان مشنری اور انگلش میڈیم تعلیمی اداروں سے نکلے افراد، صنعت کار و تاجر، کاسمیٹکس انڈسٹری، بالی وڈ کی فلم نگری ہے جبکہ دوسری جانب گرو، سادھو، مذہبی اوران کے حواری، ان کے پاس دلیل نہیں، مذہبی کتب کے حوالے ہیں، فرسودہ روایات، مذہبی تہواروں کی بندش ہے۔

اس مضمون کا مقصد بھی بھارتی معاشرے میں سیکولر ازم کے اظہار، مذہب پر تنقید، الحاد کی لہر، معاشرتی روایات کی تبدیلی کی روش کو زیر بحث لانا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ زبان یکساں ہونے کی وجہ سے اس کے پاکستانی اور دنیا بھر میں اردو سمجھنے والے طبقے پر اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ بھارتی فلموں اور معاشرے میں مذہب بیزاری کے اظہار اور مذہبی روایات کا مذاق اڑانے کے اثرات غیر شعوری طور پر ہمارے معاشرے میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارا دینی طبقہ اس پہلو پر غور ہی نہیں کر رہا۔ اگر ہم تاریخی حوالے سے جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ کسی بھی معاشرے کو من پسند طریقے سے ماڈرن بنانے اور مذہبی روایات سے دور کرنے کا عمل ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے۔ یورپ میں صنعتی انقلاب کے بعد ایسا لٹریچر، فلم، ڈرامے، اسٹیج۔ ناول، کتب حتیٰ کہ روزمرہ کے محاورے اور لطائف سامنے آئے جن کا مقصد معاشرے کو ماڈرن طرز زندگی اپنانے کی طرف مائل کرنا تھا۔ سامراجی قوتیں اس سے بے پناہ مقاصد استعمال کرتی ہیں، کمپنیاں اشیاء بیچ کر منافع کماتی ہیں۔ کارپوریٹ کلچر اور سرمایہ دار معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ مذہبی اور معاشرتی روایات کو کمزور کیا جائے۔ اس کی بڑی مثال مغرب میں عیسائیت کی شکست ہے۔ ایسا صرف اور صرف اس لئے ممکن ہوا کہ عیسائیت کے پاس کوئی ٹھوس عقائد و نظریات نہیں تھے جو کہ سائنس کی دلیلوں کے سامنے ٹھہر سکتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مغرب میں مذہب کو دیوار سے لگا کر کارپوریٹ کلچر اور ماڈرن طرز زندگی کی بنیاد رکھ دی گئی۔ ڈیڑھ ارب کی آبادی والے ہندوستان جیسے مغربی سرمایہ کار ایک منافع بخش مارکیٹ سمجھتے ہیں وہاں شاید اب یہی ہونیوالا ہے۔ برطانوی نشریاتی ادارہ بی بی سی اس کشمکش کے بارے میں تجزیہ کرتا ہے کہ بھارت کی سیاست، معاشرہ اور اقتصادی نظام اس وقت ایک ایسے مرحلے سے گزر رہے ہیں جس کے مستقبل کے بارے میں کوئی واضح پیش گوئی نہیں کی جا سکتی۔ موجودہ دور میں ہر تبدیلی اقتصادی پہلوؤں پر مرکوز ہوتی ہے اور کوئی بھی پہلو جو اقتصادی ترقی کی راہ میں حائل ہوگا وہ ماضی کا حصہ بن جائے گا۔ اقتصادی ترقی اور انفرادی آزادی تنگ نظری کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ دنیا کے درجنوں ممالک اپنی تنگ نظری اور غیر جمہوری نظام کے سبب اس وقت انتشار اور افراتفری کا شکار ہیں۔ اس لیے وہ تمام عناصر، نظریے اور تصورات جو جمہوری اصولوں اور انفرادی حقوق سے متصادم ہوں گے ان کی شکست لازمی ہے۔

بھارتی معاشرے میں تبدیلی کا اہم ترین ہتھیار بالی وڈ ہی ہے کیونکہ اس کے ذریعے ہی معاشرے میں ایسی بحثیں شروع کرائی جا رہی ہیں جن میں مذہبی رسوم و رواج اور فرسودہ روایات کو موضوع بحث بنایا جا رہا ہے۔ اس سے قبل ایک بھارتی فلم ''او مائی گاڈ'' کا موضوع بھی ایسا ہی تھا جس میں دیوتاؤں اور خصوصاً گرو اور سادھوؤں کے کردار کو ہدف تنقید بنایا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ ایک باقاعدہ

منصوبہ بندی کے تحت مذہبی رہنماؤں کے کردار کو لیکر مذہب کو ہی کٹہرے میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بہت سے حلقے خوش دکھائی دیتے ہیں کہ انڈین فلمیں اپنے ہی مذہبی نظریات کے کھوکھلے پن کو بے نقاب کر رہی ہیں۔ ان فلموں کا ظاہری تاثر تو ہندومت کے حوالے سے ہی ہوتا ہے لیکن دراصل ان میں تمام مذاہب کو ہی کسی انسان کے لئے بے فائدہ اور انسانیت کو درپیش مسائل کی جڑ قرار دیا جاتا ہے۔ ان کا مقصد ناظرین کو مذہب سے دور کرنا ہے تاکہ ایسا ماحول پیدا کیا جا سکے جس میں صرف اور صرف سیکولر نظریات اور کارپوریٹ کلچر کو پھلنے پھولنے کا موقعہ فراہم کیا جا سکے۔

اس صورتحال میں ہماری دلچسپی یہ ہے کہ ان فلموں، ڈراموں، ناول وغیرہ میں ہندومت اور دیگر مذاہب کے ساتھ ساتھ اسلام کو بھی اسی کٹہرے میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ ہندو دیوتا، سکھوں کے بابا گرونانک، عیسائیوں کے تصور خدا اور مسلمانوں کے اللہ تعالیٰ پر ایمان کو ایک ہی طرز کی عقیدت کا اظہار قرار دیا جاتا ہے۔ ہندو گرو اور سادھوؤں کے کردار کو زیر بحث لاتے ہوئے مسلمانوں کے علمائے کرام اور مذہبی رہنماؤں کو بھی اسی طرز پر پیش کیا جاتا ہے۔ دراصل یہی وہ صورتحال ہے کہ جس کا ٹھیک سے ادراک کرنے کی ضرورت ہے۔ ان فلموں میں مذہبی رہنماؤں کو ''مینیجرز'' کہا گیا یعنی جو خدا کے نام پر اپنا بزنس چمکاتے ہیں۔ گرو یا سادھوؤں کی بے پناہ دولت کا تذکرہ کرتے کرتے مساجد و مدارس کو دیئے جانیوالے چندے کو بھی اسی طرح کی ایک روایت قرار دیا جاتا ہے۔ معاشرے میں اسلامی روایات کی تعلیم کو بھی سادھوؤں اور ہندو پیشواؤں کی فرسودہ روایات کی پاسداری کی طرح پیش کیا جاتا ہے۔ پاکستانی دینی حلقوں اور دنیا بھر میں اردو دان طبقے میں اسلامی ذہن رکھنے والوں کو چاہیے کہ وہ نہ صرف اس صورتحال کا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لیں کیونکہ بہت جلد ان کو بھی نوجوان نسل کی جانب سے ایسے سوالات کا سامنا کرنا پڑے گا کہ جو ان فلموں میں اٹھائے جاتے ہیں۔ بھارت میں مذہب کو بے توقیر کرنے کی مہم بہت جلد مسلم معاشروں سے بھی ٹکرائے گی بلکہ کسی حد تک اسلامی مقدس الفاظ اور عقائد اس کا نشانہ بن بھی چکے ہیں۔

بھارت میں سیکولرازم کے ابھرنے کی کئی وجوہات ہیں۔ ایسا بالکل نہیں کہ مذہبی حلقے کچھ کم اہمیت کے حامل ہیں۔ نریندر مودی کی سرکار آنے کے بعد کٹر مذہبی نظریات رکھنے والے حلقوں کی بے پناہ حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ لیکن ایک پہلو یہ بھی ہے کہ بھارت میں کارپوریٹ کلچر کے فروغ اور اسے ایک مکمل آزاد مارکیٹ بنانے کے لئے بھی بھرپور سرمایہ کاری کی جا رہی ہے۔ انتہائی غیر محسوس انداز میں بھارت کا پڑھا لکھا طبقہ مذہب بیزار اور جدید طرز معاشرت کے نام پر سیکولر نظریات کا پیروکار بنتا جا رہا ہے۔ عالمی سرمایہ دار بھارت کو ایک منافع بخش خطہ بنانا چاہتے ہیں۔ معاشرے میں ملٹی نیشنل کے کاروبار کو پھلنے پھولنے کے لئے ایک خاص ماحول درکار ہوتا ہے جس کے لئے مذہبی روایات اور رسوم و رواج کو تبدیل کیا جاتا ہے۔ کاسمیٹکس انڈسٹری، نت نئے برانڈز، فیشن انڈسٹری، فوڈ چینز، ٹیکنالوجی کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ ایسا ماحول بھی موجود ہو کہ جس میں یہ سب فروخت ہو سکے۔ اسی مقصد کے لئے فلم اور ٹی وی پر ماڈرن طرز زندگی دیکھایا جاتا ہے اور سیکولر نظریات کے فروغ کے لئے ہونیوالی فلم سازی کے بھی یہی مقاصد ہیں۔ بھارتی فلموں اور ڈراموں میں خاندانی نظام کو بھیانک روپ میں دکھایا جاتا ہے جبکہ بغیر شادی کے جوڑوں کے رہنے کو جدت کی علامت اور قابل قبول بنانے کی کوشش جاری ہے۔

آج ہم بھارتی معاشرے کے مناظر جگہ جگہ دیکھتے ہیں۔ وہ بھارت کہ جہاں سرکاری سطح پر بھی صرف مقامی تیار ہونیوالی گاڑیاں استعمال ہوتی تھیں اب ایسا نہیں ہے۔ وہاں کھیلوں میں اربوں کی سرمایہ کاری اس طرح ہو رہی ہے کہ فلمی اداکارٹیموں کے مالک ہیں۔ بظاہر کھیلوں کے یہ میلے معاشرے کو آزادانہ بنانے کی ہی ایک کوشش ہیں۔ آئی پی ایل کرکٹ مقابلوں کو دنیا کے بڑے سپورٹس ایونٹس کا درجہ مل چکا ہے جس میں کھلاڑیوں کی بولی لگا کر نہ صرف ان کو کھلایا جاتا ہے بلکہ ساتھ ساتھ جوئے، تشہیری مہم اور رقص و سرود کے مظاہرے بھی ہوتے ہیں۔ بھارتی کرکٹ کھلاڑیوں کی مقبولیت کو بھی ایک خاص مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ شاید پہلا موقع ہوگا کہ بھارت کے معروف ترین کرکٹر ویرت کوہلی آسٹریلیا میں سیریز کھیلنے اپنی دوست اداکارہ انوشکا شرما کے ساتھ گئے۔ میڈیا نے اس واقعے کو اس قدر مشہور کیا کہ یہ زبان زد عام ہوگیا۔ مغرب میں تو یہ بات معمول کا حصہ ہے لیکن بھارت کے روایتی معاشرے میں یہ واقعہ واقعی معنی خیز حیثیت رکھتا ہے۔

بھارتی معاشرے کی اس تبدیلی نے ہر طبقے کو بھرپور طریقے سے متاثر کیا ہے۔ ملک میں جنسی تشدد کے حوالے سے ہونیوالی بحثیں اور اس قسم کے واقعات کی بے پناہ کوریج کو بھی ایسی ہی ایک کوشش قرار دیا جاتا ہے کہ بہت سی قوتیں بھارت میں سوچ کی تبدیلی اور ایسی بحثیں پیدا کرنا چاہتی ہیں کہ جو معاشرے کو مروجہ مذہبی اور ثقافتی روایات سے دور کر دیں۔ بھارت میں جنسی تشدد کے مسئلے کے بارے میں لوگوں میں آگاہی پیدا کرنے کی غرض سے ایک نئی تصویری کہانی شائع کی گئی ہے جس کی مرکزی کردار یاس پر ہیروائن ایک ایسی لڑکی ہے جو ریپ کے تلخ تجربے سے گزر چکی ہے۔

کچھ سال پہلے تک ہندو انتہا پسند تنظیمیں ویلنٹائن ڈے جیسے مغربی تہواروں کے خلاف احتجاج کرتی اور منانے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹتی تھیں۔ لیکن اب حالات نے خود بھارتی قانون، عدلیہ اور اداروں کو بعض ایسی روایات کے تحفظ کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہ جو اس خطے کی ثقافت او خود ہندو مذہبی نظریات کی عکاس نہیں۔ بھارت میں بہت سے نوجوان جوڑے جن کے خاندان والے اور والدین ان کے جیون ساتھی کے چناؤ سے خوش نہیں ہیں، پولیس کے زیر انتظام خصوصی پناہ گاہوں میں آ رہے ہیں۔ عدالت نے پولیس کو اس جوڑے کو تحفظ دینے اور اسی مقصد کے لیے بنائی گئی پناہ گاہوں میں رہائش مہیا کرنے کا حکم دیا۔ پچھلے سال ہریانہ میں ایسے دو سو جوڑے تھے جنہوں نے ان پناہ گاہوں کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ بھارتی ذرائع ابلاغ میں ایک جوڑے کی کہانی بہت مشہور ہوئی جنہیں بمبئی کے لوکمانڈوز نے ان کے والدین سے بازیاب کروا کر ایک کر دیا۔ یہ لوکمانڈوز بوڑھے تاجروں اور صحافیوں کا ایک گروہ دس سال پہلے نوجوانوں کو قدامت پسند ہندوؤں اور مسلمانوں سے بچانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ ہے جدید بھارت کی بدلتی ہوئی روایات کی ایک تصویر۔ بھارتی سپریم کورٹ کا پی کے کے بارے میں فیصلہ کوئی پہلا موقعہ نہیں کہ جب کسی عدالت نے کٹر مذہبی نظریات کی بجائے ایسا فیصلہ سنایا جو

حکومت نے یقین دلایا ہے کہ وہ مدارس کے خلاف کوئی محاذ نہیں کھولنا چاہتی۔ امیر محترم

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ حکومت نے یقین دلایا ہے کہ وہ مدارس کے خلاف کوئی محاذ نہیں کھولنا چاہتی اور وہ دینی مدارس کے تحفظات کو اہمیت دیتی ہے۔ ایک آدھ مدرسے کی وجہ سے تمام دینی مدارس کو نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ حکومت نے یقین دلایا ہے کہ وہ مدارس کے خلاف کوئی محاذ نہیں کھولنا چاہتی۔ مرکزی دفتر میں وفاق المدارس السلفیہ کے وفد سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ مغرب کے دباؤ پر دینی مدارس کے خلاف ہونے والے گمراہ کن پراپیگنڈہ کی شدید مذمت کرتے ہیں' دینی مدارس پاکستان کے نظریے اور جغرافیے کے محافظ ہیں۔ انہوں نے قومی ایکشن پلان اور سرکاری اشتہارات سے دینی مدارس کے نام کے اخراج کا بھی مطالبہ کیا اور کہا کہ زیادہ تر دینی مدارس پہلے سے ہی رجسٹرڈ ہیں جن مدارس کی بار بار درخواستوں کے باوجود ابھی تک رجسٹریشن نہیں ہو سکی ان کی فوری رجسٹریشن کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایکشن پلان میں وفاق المدارس کے علما کو بھی شامل کیا جائے اور دینی مدارس کے بارے میں ان کی مشاورت سے فیصلہ کیا جائے۔

کہ ہندو قدامت پرستوں کے لئے غیر یقینی تھا۔ ممبئی ہائی کورٹ نے اپنے ایک حالیہ فیصلے میں کہا ہے کہ حکومت کا کوئی بھی ادارہ کسی بھی فرد کو اپنے مذہب کے بارے میں بتانے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔ عدالت نے اپنے مشاہدے میں کہا کہ مذہب اور ضمیر کی آزادی کے ضمن میں کسی مذہب میں یقین نہ کرنے کا حق بھی شامل ہے۔ اس فیصلے کو ماہرین بھارت میں سیکولر حلقوں کے لئے ایک بڑی کامیابی قرار دے رہے ہیں۔

بھارت میں ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت مذہب، مذہبی پیشواؤں، روایات اور عقائد پر تنقید کی جو مہم جاری ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ خالص اسلامی الفاظ، اللہ تعالی کے ناموں اور دیگر عقائد کو گانوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسلامی عقائد اور روایات کو بھی اسی ترازو میں تولا جاتا ہے کہ جس میں ہندومت کی قدامت پرستی، دقیانوسیت اور فرسودہ رسوم و رواج کو رکھا جاتا ہے۔ سادہ سی بات ہے کہ اگر اسلامی عقائد و نظریات کو بھی انتہائی گھٹیا انداز میں پیش کیا جائے گا تو دیکھنے والوں کے دل سے ان کے بارے میں عقیدت و احترام کے جذبات کم کئے جا سکیں گے۔ جی ہاں یہی وہ مقصد ہوتا ہے کہ جو ان عناصر نے ایسی فلموں کے ذریعے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ عقیدت ختم ہو جائے، ذات باری تعالی پر ایمان اور مقدس ہستیوں کے احترام کو موضوع بحث بنا دیا جائے تو یقیناً اس سے مذہب سے دوری اور مکمل بیزاری کی منزل حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ بھارتی فلموں میں مقدس اسلامی الفاظ کے استعمال کے بڑے ذمہ دار بھی وہ مسلمان رائٹر اور فنکار ہیں کہ جو بھارتی فلم انڈسٹری میں اہم ترین مقام رکھتے ہیں۔ یہ ہی ایسے گانے اور جملے لکھتے ہیں کہ جن سے مقدس الفاظ کی بے حرمتی ہوتی ہے اور سب سے اہم بات یہ بھی ہے کہ یہ سب کچھ ایسے فلمی مناظر کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے کہ جو اسلام کے طرز معاشرت کی کھلی مخالفت ہے۔ کسی فلم کی لوسٹوری بیان کرتے کرتے اس محبت کے کرداروں کو خدا، قرآنی آیات اور اسلامی القابات کے الفاظ میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ اسلامی سلوگنز اور سمبلز کو گانوں میں ملا کر ان کا تقدس پامال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور تکلیف دہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اللہ اور اس کے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے نہ صرف اس پر خاموش ہیں، بلکہ کچھ ان حقائق سے لاعلم ہیں تو کچھ جانتے بوجھتے ان ہی گانوں سے تفریح حاصل کر رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ کس طرح انتہائی خاموشی سے ہمارے دل سے ذات باری تعالی، قرآنی اور مقدس الفاظ کی عقیدت نکالی جا رہی ہے۔ ان کو فحش و عریاں مناظر کے ساتھ پیش کر کے کتنا بے قدر کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ ان الفاظ کے چناؤ سے بھی آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس طرح محبوب و محبت کے تقابل کے لئے اور کتنے غلیظ خیالات کے اظہار کے لئے مقدس اسلامی الفاظ کو استعمال کر لیا جاتا ہے۔

افسوس تو اس بات پر ہے کہ اس ضمن میں ہندو گلوکاروں کے ساتھ ساتھ نام نہاد مسلمان گلوکار اور خصوصاً پاکستانی قوال و گلوکار برابر کے حصہ دار ہیں۔

حاصل کلام

پاکستان کے دینی حلقوں کو چاہیے کہ وہ نہ صرف بھارت میں جاری مذہب اور سیکولرازم کے درمیان کشمکش پر بھرپور نظر رکھیں بلکہ بھارتی فلموں اور دیگر مواقع پر اسلامی نظریات و عقائد کو انتہائی غلط انداز میں پیش کرنے کی کوششوں سے بھی بھرپور آگاہ ہوں۔ زبان کی یکسانیت کے باعث یہ سارا مواد پاکستانی اور دنیا بھر میں موجود اردو دان طبقے کو پوری قوت سے متاثر کر رہا ہے۔ ہمیں اپنی نوجوان نسل اور معاشرے کے ہر طبقے کو وہ فرق سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جو اسلام کی لازوال الہامی تعلیمات اور ہندو مت کے عقائد میں ہے۔ انہیں یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ ہندو مت کی قدامت پرستی اور مذہبی جنونیت اور اسلامی تعلیمات کو ایک ہی پلڑے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر آج ہندوستانی معاشرے میں مذہب بیزاری کے آثار نظر آ رہے ہیں تو ہرگز ضروری نہیں کہ اسلام کے ماننے والے بھی اسی ڈگر پر چلنا شروع ہو جائیں یا کم از کم ان نظریات سے متاثر نظر آئیں۔ اس تحریر کا واحد مقصد ایک اہم مسئلے کی طرف اہل علم و دانش کی توجہ مبذول کرانا تھا۔ اگر ہمارے سماجی ماہرین، علمائے کرام، سکالرز اور دیگر اہل دانش اس حوالے سے توجہ دیں تو یقیناً اپنے معاشرے کو بھارتی ثقافتی اثرات سے محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁

سالانہ سیرت تاجدار انبیاء ﷺ کانفرنس

❁ 12 ربیع الاول بروز اتوار صبح دس بجے تا نماز مغرب جامع مسجد مقدس اہل حدیث گرین ٹاؤن سیالکوٹ میں سالانہ ''سیرت تاجدار الانبیاء'' کانفرنس منعقد ہوئی۔ حافظ مزمل الدین ناظم تحصیل سیالکوٹ کی نگرانی میں مولانا محمد حنیف ربانی' مولانا بنیامین عابد' مولانا جاوید اقبال سیالکوٹی' مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر ناظم ضلع سیالکوٹ' مولانا حافظ فیصل افضل شیخ جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان' مولانا پروفیسر عبدالرزاق ساجد' مولانا ناصر مدنی نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

منجانب: قاری لیاقت علی باجوہ
ناظم نشر و اشاعت A.Y.F ضلع سیالکوٹ

خطبہ جمعہ

❁ 9/1/2015 کا خطبہ جمعہ المبارک جامع مسجد لکوثر اہلحدیث طارق آباد سانگلہ ہل میں حافظ خرم شہزاد نے ارشاد فرمایا۔

منجانب: نصر اللہ چٹھہ صدر جامع مسجد الکوثر سانگلہ ہل

حضرت بٹالویؒ سے مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ

قسط نمبر ۵

تحریر جناب ڈاکٹر محمد بہاؤالدین ﷾

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ اور ملا محمد بخشؒ مالک اخبار جعفر زٹلی لاہوریؒ اور مولوی ابوالحسن تبتیؒ کے متعلق پیشگوئی، ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی وغیرہ کی پیش گوئیوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس پیشگوئی سے مرزا جی اور ان کے مخالفوں کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ یہ عبارت (اشتہار مذکور) جس زور شور سے لکھی گئی ہے اس کا اندازہ کرانے کے لئے کسی مزید توضیح یا تشریح کی حاجت نہیں۔ عبارت مذکورہ اپنا مطلب صاف اظہار کر رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے دونوں رفیقوں پر خدا جانے کس قسم کا خرق عادت عذاب نازل ہوگا۔ کیا ان کی گت ہوگی جو خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ کوئی بڑی ہی سخت آفت آنے والی تھی جس کی بابت مرزا جی نے رسالہ راز حقیقت میں تیرہ مہینوں تک بڑے صبر سے اپنے مریدوں کو آخری فیصلہ کے انتظار کرنے کا حکم دیا تھا اور سخت تاکید کی تھی کہ اس فیصلہ کے منتظر رہیں۔

اس سے صاف سمجھ میں آتا تھا کہ ان تیرہ مہینوں کے بعد مرزا جی سے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ ایسا کہ کسی دوست دشمن کو چوں و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ وہ فیصلہ کیا ہوگا مثل فتح مکہ کے آخری فیصلہ ہوگا۔ مگر افسوس کہ یہ پیش گوئی بھی کوہ کندن و کاہ برآوردن کی مصداق ہوئی۔ چنانچہ آج جنوری ۱۹۰۰ء (بوقت طبع اول الہامات مرزا) کو گذرے ہوئے پانچ سال ہونے کو ہیں مگر مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے ہر دو رفیق پیش گوئی زدہ برابر زندہ سلامت بالکلفت مرزا جی کے سامنے موجود ہیں (بعد میں مولوی محمد حسین صاحب ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو انتقال کر گئے اور مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ان سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے)۔ اس پیشگوئی کا بھی جو مرزا جی نے حشر کیا وہ بھی ناظرین کو سناتے ہیں:

یاد رہے کہ ایسا کوئی سوال نہ ہوگا جس کا جواب مرزا جی نے نہ دیا ہو، کیونکہ ممکن نہیں کہ مرزا جی خاموش رہیں۔ یہ تاویل تو نہ چلی کہ یہ تینوں صاحب دل میں ڈر گئے، صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے، ورنہ قسم کھائیں، کیونکہ مرزا جی کو یقین تھا کہ ان صاحبوں کے سامنے قسم کا نام لیا نہیں کہ یہ اپنی گردنے چھوڑ دے کر بھی سچی قسم اٹھالیں گے، ان کے مذہب میں تو آتھم کی طرح سچی قسم کا کھانا منع نہیں۔ اس لئے اس میں ایک اور ہی چال چلے کہ جس طرح مولوی محمد حسین نے میرے پر کفر کا فتویٰ لکھوایا تھا اس پر بھی لگ گیا یہی میری پیش گوئی کا مدعا تھا اور بس۔ (دیکھو اشتہار ۲ جنوری ۱۹۰۰ء مجموعہ اشتہارات قادیانی ج ۳ ص ۱۰۸-۱۱۲)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی سن کر مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب نے ہتھیار رکھنے کے متعلق بعض افسروں سے تذکرہ کیا کہ میری بابت مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی ہے، مبادا لیکھرام کی طرح میں بھی نہ مارا جاؤں، اس لئے بطور حفاظت خود اختیاری مجھے ہتھیار ملنے چاہئیں۔ اس پر مرزا صاحب کی طلبی ہوئی کہ آکر بتلاویں کہ کیوں ان سے حفظ امن کی ضمانت نہ لی جاوے۔ چنانچہ مقدمہ بڑے زور شور سے چلنے لگا۔ اس پر مرزا جی نے یہ تجویز نکالی کہ کسی صورت سے اس مقدمہ کو خفیف کیا جائے اور سرکار کے ذہن نشین کیا جائے کہ یہ پیش گوئی کوئی قتل قتال کی نہیں جیسی کہ مولوی محمد حسین نے سمجھی ہے، بلکہ زبانی ڈانٹ ڈپٹ اور رسوائی ہے۔

اس پر بعد مشورہ حاشیہ برداران یہ تجویز نکلی کہ ایک آدمی ناواقف علماء سے یہ فتویٰ حاصل کرے کہ حضرت مہدی کے منکر کا کیا حکم ہے۔ چنانچہ وہ شخص بڑی ہوشیاری یا مکاری سے علماء کی خدمت میں گیا اور ہر ایک کے سامنے مرزا کی مذمت کرتا اور یہ ظاہر کرتا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں۔ قادیانی کے مرید وہاں بھی ہو گئے ہیں ان کی ہدایت کے لئے علماء کا فتویٰ ضروری ہے۔ اس پر علماء نے جو مناسب تھا، لکھا۔ پس مرزا جی نے اسے شائع کر دیا اور بجائے اپنے پر لگانے کے مولوی محمد حسین صاحب پر لگا دیا کہ اس نے بھی ماہنامہ اشاعۃ السنہ کے کسی پرچے میں مہدی معہود کا انکار کیا ہے۔ پس جس طرح اس نے مجھ پر فتویٰ لگوایا تھا اسی طرح اس پر لگایا۔ میری پیش گوئی کا صرف اتنا ہی مفہوم تھا۔

یہ ہے مرزا جی کی کوشش اور سعی جس سے اپنی پیش گوئیوں کو سچا کیا کرتے ہیں۔ افسوس کہ دنیا میں ابھی تک سمجھدار لوگ وجود ہیں اور وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ اگر یہ فتویٰ (اگر ہم مان بھی لیں کہ مولوی صاحب پر ہے اور وہ اس کے مصداق ہیں) ہی آپ کی تیرہ ماہہ پیش گوئی کا مطلب تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ جس طرح آپ سے علمائے اسلام اور اہل اسلام بلکہ جملہ انام متنفر ہیں، اسی طرح مولوی (محمد حسین) صاحب اور ان کے دونوں رفیقوں (ملا محمد بخش اور سید ابوالحسن تبتی) سے کیوں ان کو نفرت نہیں، بلکہ ان کے ساتھ ان کا خلا ملا ہے کہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو مولوی (محمد حسین) صاحب موصوف ہی کی کوشش اور لحاظ سے مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی احمد اللہ صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر امرتسری کی بقید کدورت بھی جو آپ ہی کے طفیل سے بحکم ولتدھبن الشحناء پیدا ہو چکی تھی، بالکل جاتی رہی اور پھر مثل سابق شیر وشکر ہو گئے۔ پس جس طرح ہم آتھم والی پیش گوئی کی بحث میں ثابت کر آئے ہیں اور آپ سے بھی بحوالہ ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۸ دستخط کرائے ہیں کہ انتفاء اللازم یستلزم انتفاء الملزوم یعنی لوازم کے عدم سے ملزوم کا عدم ہوتا ہے۔ تو پھر اس پیش گوئی کے کذب میں کیا شبہ ہے؟ اگر کہو کہ مولوی محمد حسین صاحب نے منافقانہ اپنا خیال ان سے چھپایا ہے اس لئے علماء اس سے متنفر نہیں ہو۔ تو سچ پوچھو تو مولوی محمد حسین صاحب آپ کے الہام کہ ۸۰ سے دانائی میں بڑھ گئے کہ یہ تو کا

میاب ہو گئے، اور وہ نہ ہوا کہ ذلت کی پیش گوئی کر چکا، جو مولوی صاحب کی (بقول آپ کے) ایک ادنی تدبیر سے ملیا میٹ ہو گئی۔ علاوہ اس کے مرزا جی نے اپنے حاشیہ پر اپنی مراد ہی بتلائی ہوئی ہے جس کو ہم نے نقل کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہیں ناجائز تحریر سے کام ہے وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے۔ وہ افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔ (اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ ص ۶۱)

مرزا جی کی یہ تشریح صاف بتلا رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب پر جب وہ عذاب تیرہ ماہہ نازل ہوگا تو وہ ان تحریروں پر نادم اور شرمندہ ہونگے جو انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف لکھی ہیں اور انہیں پر ہاتھ کاٹیں گے۔ مگر افسوس کہ تیرہ ماہ تک تو کیا، آج تک بھی مولوی صاحب موصوف جیسے کچھ ان تحریروں پر نادم ہیں سب کو معلوم۔ ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں بدستور اپنا خیال مرزا صاحب کی نسبت ایسا ہی بتلایا ہے جیسا کہ وہ سابق میں بتلایا کرتے تھے یا جس کا وہ حق دار ہے۔

مرزا جی بھی چونکہ اصل میں دانا ہیں وہ جانتے ہیں کہ میری ایسی ویسی باتوں پر گو احمق تو لٹو ہو رہیں گے اور **سبحان اللہ آمنّا وصدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین** کہیں گے مگر آخر جہان داناؤں سے خالی نہیں اس لئے وہ اس فکر میں سوچتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ فتوی کی بابت جو کاروائی ہم نے بصد کوشش کی ہے اور مولوی محمد حسین کو اس پیش گوئی کا مصداق بنایا یہ تو ایک معمولی سی بات ہے، جو کوئی جاہل سے جاہل بھی نہ کہے گا، خاص کر اس وجہ سے کہ جن علماء نے ہمارے فریب اور دھوکے سے مولوی محمد حسین صاحب پر فتوی لگایا ہے، انہی کے نزدیک مولوی صاحب موصوف کی وہ عزت ہے کہ باوجودیکہ وہ اپنے کاموں میں ہمیشہ مستغنی ہیں اور کبھی کسی کو کسی کام میں جو ان سے متعلق ہو چندہ وغیرہ کی زبانی ترغیب بھی نہیں دیا کرتے، انہوں نے بھی مولوی صاحب کے مقدمے میں از خود محض ہمدردی سے امراء کے مکانوں پر جا جا کر چندہ لیا اور اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اس لئے مرزا جی نے سوچ بچار کر چند ایک اور ذلتوں کی فہرست تیار کی:

① اس (مولوی محمد حسین) نے میرے ایک الہام پر اعتراض کیا کہ عجبت کا صلہ لام نہیں آتا۔ یعنی عجبت لہ کلام صحیح نہیں، حالانکہ فصحاء کے کلام میں آتا ہے۔ اس سے اسکی علمی بے عزتی ہوئی۔

② یہ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مقدمہ ہمارے حق میں کیا اور اس کو سخت وست کہا، بلکہ اس سے عہد لیا کہ آئندہ مجھے دجال، کادیانی، کافر وغیرہ نہ کہے گا، جس سے اس کی تمام کوشش مجھ کو برا کہنے اور کہلانے کی خاک میں مل گئی اور اس نے اپنے فتوے کو منسوخ کر دیا یعنی اب وہ میرے حق میں کفر کا فتوی نہ دے گا۔

③ یہ کہ مولوی محمد حسین نے میرے حق میں انگریزی لفظ ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھا۔ یہ اس کی بے عزتی کا موجب ہے۔

④ یہ کہ اس کو زمین ملی، زمیندار ہو گیا۔ یہ بھی ذلت ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (دیکھو اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ ص ۱۹۶۔ ۲۱۵)

(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کی پیش گوئیاں، اور یہ ہیں ان کے الہام، اور یہ ہیں ان کے دعاوی اور رسالت۔ کیا کہنے ہیں؟ ہمیں تو شرم آتی ہے کہ ہم ان کے متعلق کیا لکھیں کیونکہ ہمارے خیال میں تو ان کے دعوے ہی ان کی تکذیب کو کافی ہیں بشرطیکہ کسی میں عقل سلیم اور فہم مستقیم ہو۔ دیکھئے ۷ جنوری ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں، جب کہ مقدمہ دائر تھا، تخفیف الزام کے لئے یا سرکار کو دھوکہ دینے اور عام رائے کو اس طرف پھیرنے کے لئے ایک فتوی شائع کرا دیا کہ مولوی محمد حسین صاحب پر میری پیشگوئی پوری ہو گئی، جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ بھلا اگر ۷ جنوری سے پہلے آپ کی پیش گوئی پوری ہو چکی تھی، تو بعد کے واقعات کو اس میں کیوں داخل کرتے ہو؟ ل کے انکار والی بات کا کوئی ثبوت ہی نہیں۔ باقی امور نمبر ۱ و ۲ تو ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کے دن، جس روز فیصلہ ہوا تھا، ظاہر ہوئے تھے جو جنوری سے ڈیڑھ مہینہ بعد کا واقعہ ہے۔ اور عطیہ زمین تو مدت بعد ہوا، پھر ان کو پیش گوئی کا مصداق بنانا، جس کا صدق ان سے پہلے مدتوں ہو چکا ہے، کیا ہماری تصدیق نہیں کہ مرزا جی کو خود اپنی ہی تقریر میں، جو سراسر ملمع سازی سے طیار ہوتی ہے، شبہات رہتے ہیں۔ نہیں بلکہ دل سے اس کو جھوٹ اور قابل ردّ جانتے ہیں۔ آخر وہ دانا صاحب تجربہ ہیں کیوں نہ سمجھیں۔

یہ تو ان نمبروں پر مجملاً گفتگو تھی۔ مفصلاً یہ ہے کہ نمبر اول تو بے ثبوت ہے۔ ہمیں معلوم نہیں مولوی (محمد حسین) صاحب نے کب اور کس پیرایہ میں اعتراض کیا۔ مرزا جی اور مرزائی پارٹی کے حوالہ جات ہمارے نزدیک بالخصوص اپنی تائید کے متعلق بحکم اصول حدیث معتبر نہیں۔ نہ ہی مرزا جی نے مولوی (محمد حسین) صاحب کی کسی تحریر کا حوالہ دیا ہے۔ (رسالہ الہامات مرزا کی) طبع ثانی کے وقت ہم نے چاہا کہ ابھی تو مولانا ابوسعید محمد حسین زندہ ہیں اگر ان کی زندگی میں فیصلہ نہ ہوا تو کب ہوگا۔ اس خیال سے ایک خط ان کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو چک نمبر ۱۲۳ ضلع جھنگ سے جواب دیا جو درج ذیل ہے:

السلام علیکم: مرزا جھوٹ لکھتا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ عجب کا صلہ کبھی لام نہیں آتا۔ حدیث مشکوٰۃ **عجبنا لہ یسئلہ و یصدقہ** مجھے بھول نہیں گئی۔ میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید میں عجب کا صلہ من آیا ہے **قالوا اتعجبین من امر اللّٰہ**۔ (ابوسعید)

مرزا جی کہیے آپ کی اصطلاح میں مجدد اور مسیح کے لئے ایمان داری اور راست بیانی بھی شرط ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے اگر یہ صحیح ہے کہ کسی لفظ کا صلہ سمجھنے میں عالم کی ذلت ہے، ایسی کہ وہ کسی الہام کی زد میں آجاتا ہے تو آپ کی کس قدر ذلت ہوئی ہوگی جب ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں آپ کی عربی کی غلطیوں کی ایک طویل فہرست چھپی تھی جس کا جواب آج تک آپ سے نہیں ہو سکا۔ اسی رسالہ میں ہم نے آپ کی ایسی الہامی عبارت نقل کی ہے کہ عالم تو عالم، کوئی نحو میر پڑھتا ہوا طالب علم بھی ایسی غلطی نہ کرے گا۔ ستہ کی تمیز مفر دلکھ کر ستہ ستہ الہام بتلایا ہے۔ پھر ایک جگہ نہیں بلکہ کئی موقع پر۔ علاوہ اس کے آپ کے اعجازی قصیدہ میں بیسیوں غلطیاں ہونے سے بھی آپ کا معجزہ بدستور اور آپ کے اعجازی دم خم بحال، مگر مولوی محمد حسین صاحب کو عجب کا صلہ معلوم نہ ہونے سے (حالانکہ قصہ بھی غلط ہے) ایسی ذلت پہنچی کہ خدا کی پناہ۔

دوسری بات کے متعلق ہم کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتے کہ مقدمہ میں کس کی ذلت ہوئی۔ مطبوعہ فیصلہ ہمارے سامنے ہے اس کی کل دفعات (اوپر نقل ہو چکی ہیں۔ بہاء)....اس بات کا خارجی ثبوت، کہ اس فیصلہ نے مرزا جی کا قافیہ کہاں تک تنگ کیا ہے، لینا ہو تو مرزا جی کی تحریر ہی سے لے لیجئے۔ مرزا جی کا ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس ہے جس سے ان کی بے بسی ایسی نمایاں ہے کہ کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں انی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے۔ میں اس وقت کسی دوسرے کو مقابلہ کے لئے نہیں بلاتا اور نہ کسی شخص کے ظلم اور جور کا جناب الٰہی میں اپیل کرتا ہوں۔ (اشتہار قادیانی ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ص ۴۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۸۱)

یہ عبارت بآواز بلند اپنا مدعا اور مطلب بتلا رہی ہے اور صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس مقدمہ سے ایسا رعب چھایا ہے کہ خدا سے استمداد کرتے ہوئے **فانتصر** (میری مدد کر) بھی نہیں کہہ سکتے۔ باوجود اس کے پھر بھی ڈرتے ہیں کہ گورنمنٹ خلاف عہدی سے بازپرس نہ کرے، تو اس کے دفعیہ کو کہتے ہیں کہ میں کسی کو مقابلہ پر نہیں بلاتا۔ انذاری پیش گوئیاں چھن گئیں، نبوت کی ٹانگ ٹوٹ گئی، ابھی تک کہے جاتے ہیں کہ اس مقدمہ سے مولوی محمد حسین کی ذلت ہوئی کہ اس کا فتوی کفر منسوخ ہو گیا۔ یہ بھی غلط۔ فتوی منسوخ نہیں ہوا، صرف مباحثہ میں ایسے الفاظ دجال کافر وغیرہ بولنے سے دونوں فریق کو روکا گیا۔ کسی سائل یا مستفتی کے جواب میں فتوی دینے اپنی مجلس میں تمہاری نسبت رائے ظاہر کرنے سے ہرگز منع نہیں کیا گیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب نے ماہنامہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۹ بابت ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۷ پر صاف صاف لفظوں میں آپ کے اس زعم باطل کو رد کر دیا ہے۔ ہم بلا کمی بیشی مولوی صاحب موصوف کے الفاظ کو نقل کرتے ہیں۔ آپ (یعنی مولانا محمد حسینؒ) فرماتے ہیں:

مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں مضمون غلط اور خلاف واقع مشتہر کیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوی کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا، منسوخ کر دیا۔ اور اسی بنا پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوی کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابوسعید محمد حسین کے منشاء کے برخلاف ہوا جس کا جواب (پہلے) گذر چکا ہے۔ ہم کو مرزا سے بحث و خطاب منظور نہیں۔ ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افتراء کیا، اور پبلک کو دھوکہ دیا۔ خاکسار، بشمول تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں، مرزا کو اس کے عقاید باطلہ مخالف اسلام کے سبب ویسا ہی گمراہ جانتا ہے جیسا کہ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا، اور اس کے حق میں وہی فتوی دیتا ہے جس کو جلد ۱۳، اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے۔ فیصلہ متقدمہ اور دستخط اقرار نامہ کے بعد مجھ سے مولوی برکت علی صاحب منصف اجالہ ضلع امرتسر نے سید حیدر حسین قانون گو تحصیل مذکورہ کے سامنے امرتسر لاہور کی ریل گاڑی میں مرزا کی نسبت فتوی پوچھا تو خاکسار نے وہی فتوی دیا۔ مرزا کے خاص مرید یا حواری یعقوب علی تراب اڈیٹر اخبار الحکم نے بٹالہ کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوی پوچھا، تو میں نے وہی فتوی دیا۔ اس نے کہا کہ یہ فتوی لکھ دو گے؟ میں نے کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔ الغرض اپنے فتوی یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا، اور نہ ہی منسوخ کیا۔ اور نہ ہی اس دفعہ چہارم اقرار نامہ کا یہ منشاء ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابل استعمال نہ کرنے کا دونوں فریق نے وعدہ و اقرار نامہ کیا ہے اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشاء ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا سے دھوکہ نہ کھائیں۔ کہیے مرزا جی! کیا ابھی کچھ کسر ہے؟ سچ ہے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں)

نمبر سوم کا جواب ہم کیا دیں۔ ہاں یاد آیا کہ مولوی (محمد حسینؒ) صاحب اگر انگریزی ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھنے سے ایسے ذلیل ہوئے کہ آپ کی پیش گوئی کے مصداق بن گئے، تو کیا حال ہے ان الہامیوں کا جن کو انگریزی میں الہام ہوں، اور کتاب کے چھپنے تک بے ترجمہ ہی لکھ دیں، اور عذر یہ کریں کہ اس وقت یہاں کوئی مترجم نہیں، اس لیے بے ترجمہ ہی لکھا جاتا ہے۔ (دیکھو براہین احمدیہ جلد چہارم۔ ص ۵۵۶ حاشیہ؛ خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

(مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) نمبر چہارم کی بابت تو ہم آپ کو داد دیتے ہیں۔ واقعی زمین داری ایسی ہی ذلت ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ جب ہی تو آپ نے اپنی جائیداد غیر منقولہ اپنی چہیتی بیوی کے پاس مبلغ پانچ ہزار پر گروی کر دی ہے لیکن جس روز ان کو خبر ہو گئی کہ کہ زمین داری کی ذلت مرزا جی نے دانستہ میرے گلے مڑھ دی ہے تو وہ آپ کو سنائے گی:

کیے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

ہم چاہتے ہیں کہ مرزا جی سے درخواست کریں کہ ہمارے لئے بھی ایسی پیش گوئی کا انتظام کریں جس کا نتیجہ ایسی ذلت ہو جو مولوی محمد حسین کو زمین ملنے سے ہوئی۔ مگر یاد آیا کہ گورنمنٹ نے شائد اسی خوف سے، کہ اتنی زمین کہاں سے آئے گی جو مرزا جی کی پیش گوئیوں کے پورا کرنے کو کافی ہو سکے، انہوں نے تو ہمیشہ کسی نہ کسی کو پیش گوئی کا ہدف بنائے ہی رکھنا ہے مبادا کہیں زمین کے نہ ہونے سے کوئی پیشگوئی غلط ہو جاوے، ایسی پیش گوئیاں کرنے ہی سے ان کو بند کر دیا۔

ہاں مرزا جی نے جو حدیث پیش کی ہے اس کا مطلب بتلانے کو جی نہیں چاہتا تھا بلکہ اسی ذخیرہ میں اس حدیث کو رکھنا چاہتے تھے جو مرزا جی کی حدیث دانی اور فہم معانی کا ہم نے جمع کیا ہوا ہے۔ مگر ناظرین کی اطلاع کے لئے بتلانا ضروری ہے یہ حدیث جس کے مضمون کی طرف مرزا جی نے اشارہ کر کے ثابت کرنا چاہا ہے کہ مولوی محمد حسینؒ صاحب بوجہ زمین دار ہو جانے کے ذلیل ہو گئے، فاتح قوم کے حال سے متعلق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو فاتح قوم یعنی بادشاہ ہو کر زمینداری کی طرف جھک جاوے اور ملک داری سے غافل ہو

جائے اور اسی پر کفایت اور قناعت کر لے تو وہ ذلیل ہو جاوے گی یعنی اس کی حکومت اور سلطنت چند دنوں میں ہاتھ سے نکل جائے گی (صدق رسول اللہ فداہ روحی)۔ اسی اصول اور حکمت کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عربی سپاہیوں کو ایک چپہ بھر زمین بھی نہ دیتے تھے، بلکہ آج کل بھی فاتح قوموں کا یہی اصول ہے۔ ورنہ ایسی زمین داری جیسی کہ مولوی محمد حسین صاحب کراتے ہیں اس قسم کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام خود کرتے اور کراتے رہے۔ خیبر کی زمین تو تمام اسی طریق پر دی گئی تھی۔ مرزا جی! مجدد کے لیے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے؟

(مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) ہاں یاد آیا کہ یہ پیش گوئی تین اشخاص کے متعلق تھی جن میں سے صرف مولوی محمد حسین صاحب ہی کامیاب اور فائز المرام ہوئے مگر دو صاحب ملا محمد بخش اور مولوی ابوالحسن تبتی ہنوز باقی ہیں۔ سو ان کی نسبت بھی مرزا جی نے ہمیں منتظر نہیں رکھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

ان (مولوی ابوالحسن تبتی اور ملا محمد بخش لاہور) کی عزت اور ذلت دونوں طفیلی ہیں۔ (اشتہار قادیانی۔ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء ص ۱۴)۔ چلو چھٹی ہوئی۔ بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

ہاں ملاں مذکور کے حق میں پیش گوئی کے صدق پر مرزا جی نے ایک دلیل بھی دی ہے جو قابل بیان ہے۔ فرماتے ہیں: وہ جعفر زٹلی (ملا محمد بخش) جو گندی گالیوں سے کسی طرح باز نہیں آتا تھا اگر ذلت کی موت اس پر وارد نہیں ہوئی تو اب کیوں نہیں نکالتا گالیاں۔ (اشتہار مذکور۔ ص ۷۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳۔ ص ۲۰۳)

(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) یہاں ہم ملاں مذکور سے اپنی ایک مراسلت نقل کرتے ہیں: ملا محمد بخش صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کی نسبت ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ آپ ذلت اور خواری کی وجہ سے اس کے مقابلہ سے باز آ گئے ہیں یا دسمبر سے پہلے آ گئے تھے۔ آپ حلفیہ بتلا دیں کہ یہ ٹھیک ہے؟

اس کا جواب یہ ہے:

جناب مولانا (امرتسری) صاحب وعلیکم السلام۔ مرزا بالکل جھوٹ بکتا ہے۔ مجھے اس کے مقابلہ میں کبھی ذلت اور خواری نہیں پہنچی بلکہ دن بدن خدا کے فضل سے عزت ہوتی رہی۔ اور اس کی پیش گوئیوں کو ہمیشہ جھوٹی اور شیطانی احتلام سمجھتا رہا۔ میں اس سے ہزار روپیہ بھی نہیں لیتا، وہ آٹھ کو کہہ رہا تھا۔ وہ اب بھی اگر چاہے میں قسم کھا سکتا ہوں، اس کے شیطان ہونے پر، پھر چاہے وہ ایک سال دس سال کی بھی پیش گوئی جما دے۔ میرے مضمون اس کی پیش گوئی کے بعد ۱۷ دسمبر تک مفصلہ ذیل تاریخوں میں بعنوان ذیل نکلتے رہے: ۹ دسمبر ۱۸۹۸ء، ۱۲ دسمبر ۱۸۹۸ء، ؟ دسمبر ۱۸۹۸ء، ۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء۔ ۳؟ دسمبر ۱۸۹۸ء مباہلہ کے پانچ اشتہار ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کو بعنوان مرزا کاذب اور ہم، ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو بعنوان مسیح کا ذب کے ساتھ دو باتیں، ۲۵ جون ۱۸۹۹ء کو بعنوان کادیان کا جھوٹا مسیح، یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان احکم کی غلط فہمی۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان عجیب جواب۔ بندہ ملا محمد بخش از لاہور یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء

مولوی ابوالحسن تبتی بھی بخیریت اپنے وطن موضع کیرس ملک تبت (بلتستان) میں (بوقت تحریر یعنی ۱۹۰۰ء میں) زندہ سلامت ہیں۔ سردی کی وجہ سے کبھی نزلہ زکام ہوا ہو تو انکار نہیں ہو سکتا۔ (الہامات مرزا مصنفہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ)

قصہ مختصر، مرزا قادیانی سے لوگوں نے پوچھا کہ پیش گوئی کا کیا انجام ہوا؟ اور آپ کی دعا کا کیا بنا؟ محمد حسین کو کیا ذلت پہنچی؟ ابوالحسن تبتی کیسے ذلیل ہوا؟ اور ملا محمد بخش کیوں کر ذلیل وخوار ہوا؟ جواباً مرزا قادیانی نے فرمایا کہ محمد حسین نے لائل پور (حال فیصل آباد پاکستان) کے ضلع میں زمین خرید لی ہے۔ اور اس کا زمین دار ہو جانا ہی اس کی ذلت ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ ابوالحسن تبتی اور محمد بخش جعفر زٹلی کو کیا ذلت پہنچی؟ فرمایا کہ وہ محمد حسین کے دوست اور تابع ہیں۔ محمد حسین کی ذلت ہی ان کی ذلت ہے۔ ان کی الگ سے ذلت کی ضرورت نہیں۔

اور اگر محمد حسین کا زمین دار ہو جانا اس کی ذلت کے مترادف تھا، تو جناب مرزا قادیانی پیدائشی ذلیل تھے کیونکہ وہ زمین دار گھرانے میں پیدا ہوئے تھے اور خود بھی بنیادی طور پر زمین دار تھے۔ اور جب دو ذلیلوں میں سے فیصلہ کرنا ہو کہ بڑا ذلیل ذلیل کون ہے؟ تو اس کے دو ہی پیمانے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ کس ذلیل میں وجہ ذلت زیادہ ہے۔ دوسرا یہ کہ دونوں میں سے پہلے کون ذلیل ہوا؟ اور ان دونوں پیمانوں سے محمد حسین اور مرزا صاحب کو جانچیں تو مرزا صاحب کا پلہ ہی بھاری نظر آتا ہے کیونکہ محمد حسین نے تو ۱۹۰۰ء کردو پیش فیصل آباد والی زمین خریدی تھی جب کہ مرزا قادیانی ۱۸۴۰ء کے عشرے سے (بلکہ کئی پشتوں سے) زمین دار چلے آ رہے تھے۔ اور محمد حسین نے تو صرف چار مربع زمین حاصل کی تھی جب کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ وہ پورے گاؤں کے مالک ہیں۔ ایک دفعہ مولانا بٹالوی پر جب مرزا صاحب نے گالی گلوچ کا حربہ استعمال کیا تو انہوں نے لکھا کہ کوئی ذی علم آدمی تمہاری گالیوں کا یوں بھی حریف نہیں ہو سکتا کہ تم مختاری اور مقدمہ بازی کرتے رہے ہو۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے لکھا: تم لکھتے ہو کہ تم مختاری اور مقدمہ بازی کرتے رہے ہو۔ آپ ان افتراؤں سے باز آ جائیں۔ والد صاحب کے زمانہ میں اکثر وکلاء کی معرفت اپنے زمین داری کے مقدمے ہوتے تھے اور کبھی ضرورتاً مجھے آپ ہی جانا پڑتا تھا۔ یہ عاجز ان پیشوں میں کبھی نہیں پڑا کہ دوسروں کے مقدمات عدالتوں میں کرتا رہے۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۴ ص ۳۶)

حالانکہ مرزا صاحب کی مقدمہ بازی کوئی مخفی چیز نہ تھی (کیونکہ مرزا نے اپنی عمر کا فی حصہ مقدمہ بازی میں گزارا ہے۔ خود لکھتے ہیں میرے والد صاحب اپنے بعض آباء واجداد کے دیہات دوبارہ حاصل کرنے کے لیے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔ انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ افسوس کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔ (کتاب البریہ مصنفہ مرزا قادیانی۔ ص ۱۵۱)

اور ایک اور مقام پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک زمین داری مقدمہ کے متعلق جو تحصیل بٹالہ میں دائر تھا خواب آئی کہ جھنڈا سنگھ نامی ایک دخیل کار پر ہماری ڈگری ہو گئی ہے۔ اس دخیل کار پر بوجہ ایک درخت کیکر جس کو اس نے اپنے کھیت سے ہماری اجازت کے بغیر کاٹ لیا تھا چودہ روپے کی نالش کی گئی تھی۔ (تریاق القلوب مصنفہ مرزا قادیانی تقطیع کلاں۔ ص ۳۶)

مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے آپ کو یہ طعنہ نہیں دیا

باقی صفحہ 9 پر

طب و صحت

مالٹا..... دماغی کام کرنے والوں کیلئے قدرتی تحفہ

پھل نعمت رب جلیل ہیں اور حضرت انسان کے لیے قدرت کی نعمتوں میں سے ایک ہیں۔ پھلوں میں شکریلے اجزاء اور جسم کو توانائی و حرارت پیدا کرنے والے نیز حیاتین کی مختلف اقسام بکثرت موجود ہوتی ہیں۔ انہیں غذائی ادویہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ پھلوں کی ایک اہم خوبی ان کا زود ہضم ہونا ہے، اس طرح نہ صرف یہ خود ہضم ہو کر فرحت کا احساس دلاتے ہیں بلکہ غذا کے ہاضمے میں مدد دیتے ہیں۔ ان پھلوں میں ایک مالٹا ہے جو ہمارے ہاں بکثرت ہوتا ہے اور اسی تناسب سے استعمال ہوتا ہے۔ نارنگی، سنگترہ، جاپانی پھل (پرسیمن) کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ خاندان ترشاوہ کہلاتا ہے۔ ترشاوہ پھلوں کا شمار غذائی اعتبار سے اہم پھلوں میں ہوتا ہے تاہم ہر ایک کی رنگت، خوشبو، ذائقہ اور تاثیر الگ الگ ہے لیکن مالٹا رنگ، خوشبو، ذائقہ اور تاثیر کے لحاظ سے اپنا منفرد مقام رکھتا ہے۔ مالٹا مسمی کے مقابل بڑا اور زیادہ ترش ہوتا ہے۔ پاکستان میں اس کی ایک اور قسم کی کاشت بھی خوب ہونے لگی ہے جو اندر سے سرخ اور چتکبری رنگ کی ہوتی ہے، اس حوالے سے یہ ریڈ بلڈ کہلاتی ہے۔ مالٹا تمام عمر کے لوگ بڑی رغبت سے استعمال کرتے ہیں اور ہر عمر کے لوگوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ مالٹے کے کیمیائی اجزاء میں سٹرک ایسڈ اور حیاتین ج (وٹامن سی) بکثرت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ معدنی نمک مثلاً کیلشیم، میگنیشیم، فولاد، پوٹاشیم، فاسفورس، جست اور تانبا وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ مالٹے کا جوس (رس) ہاضم ہوتا ہے جسم کی قوت مدبرہ کی اصلاح کرتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت بخشتا اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ صالح خون پیدا کرتا ہے جس سے رنگت صاف ہو کر اس میں نکھار آتا ہے۔ شدت گرمی میں اس کا استعمال گرمی سے تسکین دیتا ہے۔ یوں یہ موسمی شدتوں سے بچاتا ہے۔ ویسے بھی قدرتی نظام کے تحت پھل اپنے موسمی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ حدت اور گرمی کم کرنے کے لیے یہ قدرتی ٹانک ہے، گرمی اور زہروں کو ختم کرتا ہے۔ وہم اور وحشت میں فائدہ دیتا ہے، طبیعت میں چستی و فرحت پیدا کرتا ہے، مالٹا زود ہضم ہے اور حلق سے نیچے اترتے ہی خون میں شامل ہو جاتا ہے، نیز غذا کے ہاضمے میں مدد دیتا ہے۔

طب کے نکتہ نگاہ سے مالٹا صفرا کو کم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ صفراوی بخاروں میں مفید ہے۔ مالٹے کا رس استعمال کرنے سے طبیعت کو تسکین ملتی ہے، دل و دماغ کو فرحت کا احساس ہوتا ہے اور جسم کا مدافعتی نظام مضبوط ہوتا ہے۔ مالٹے کے پھول میں معدنی اجزاء کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔ یوں اس کا صرف رس ہی استعمال نہیں کرنا چاہیے بلکہ پھول بھی کھا لینا چاہیے۔ اس طرح یہ پھل غذائیت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ریشہ (فائبر) بھی فراہم کرتا ہے جو قبض کے لیے مفید ہے۔ ریشہ کے اور بھی بہت فوائد ہیں۔ مالٹے میں چونکہ مٹھاس کم ہے اس لیے ذیابیطس (شوگر) کے مریضوں کے علاوہ ان کے لیے بھی فائدہ مند ہے جو موٹاپے سے نجات چاہتے ہیں، مالٹا کا چھلکا جس قدر پتلا ہوگا اسی قدر غذائی اجزاء سے موثر ہوگا اور ذائقہ بھی اچھا ہوگا۔ اس کے چھلکوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے سکھالیں تو چاولوں کو خوشبودار بناتے ہیں اور ہمارے ہاں گھروں میں انہیں اس طرح استعمال کیا جاتا ہے ان چھلکوں کا مربہ اور ابٹن بھی بنایا جاتا ہے اس ابٹن سے نہ صرف چہرے کے داغ، دھبے اور چھائیاں دور ہوتے ہیں بلکہ چہرے کی جلد میں قدرتی نکھار پیدا ہوتا ہے۔

البتہ یہ بات پیش نظر رہے کہ وہ لوگ جن کو نزلہ، زکام اور کھانسی کا عارضہ ہو وہ مالٹا کا استعمال نہ کریں کیونکہ ان عوارضات میں مالٹا استعمال کرنا مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جن کا گلا ترش اشیاء کا متحمل نہیں ہو سکتا انہیں اس کے ساتھ کالی مرچ اور تھوڑا نمک لگا کر استعمال کرنا چاہیے، قدرت کا یہ خوبصورت خوش ذائقہ پھل جام زریں ہے اور اس موسم میں اس جام زریں کو خوب منہ لگائیے۔

خط و کتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب: ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

ضروری اطلاع برائے کارکان اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

مزاج گرامی! باری تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ صحت و سلامتی کی حالت میں دین کی نشر و اشاعت اور دین حنیف پر عمل کرنے میں مصروف ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

ہر سال کی طرح امسال بھی 5 فروری 2015ء کو یوم یکجہتی کشمیر پورے عزم اور بھرپور تیاری کے ساتھ منایا جائے گا۔ تاہم اس سال یوم یکجہتی کشمیر کی اہمیت کئی لحاظ سے ماضی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے اور یہ صورت حال زیادہ بھرپور تیاری اور جدوجہد کا تقاضا کرتی ہے۔ کیونکہ

- بھارت میں نریندر مودی کی ایک انتہائی ہندو متعصب اور مسلمان و پاکستان مخالف حکومت قائم ہو چکی ہے۔
- مودی سرکار کی طرف سے بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 میں ترمیم کے ذریعے مقبوضہ کشمیر کی خصوصی اہمیت کو ختم کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے۔
- بھارت نے 7 لاکھ فوج اور ریاستی دہشت گردی کے ذریعے مقبوضہ کشمیر میں ریاستی اسمبلی کے انتخابات کا ڈھونگ رچایا ہے۔ جسے مقبوضہ کشمیر کے عوام نے یوم سیاہ، مکمل ہڑتال، نریندر مودی کے دورے کے بائیکاٹ اور بھارتی فوجیوں کے خلاف جہادی سرگرمیوں کے ذریعے مسترد کر دیا ہے۔
- بھارت مسئلہ کشمیر سمیت تنازعات پر جامع مذاکرات سے مکمل پہلوتہی کر رہا ہے۔ اس نے پاکستانی حکمرانوں کی طرف سے دوستی کے ہاتھ کو جھٹک دیا ہے۔ بھارت کی طرف سے سیالکوٹ سیکٹر و دیگر علاقوں میں لائن آف کنٹرول اور ورکنگ باؤنڈری پر عام شہریوں پر مسلسل فائرنگ اور بے گناہ پاکستانیوں کی شہادت اور سانحہ پشاور جیسے واقعات ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ تمام سرگرمیوں کی میڈیا کوریج کے حوالے سے خصوصی اہتمام کیا جائے۔ بالخصوص پرنٹ میڈیا کے علاوہ الیکٹرانک میڈیا کی کیمرہ کوریج کی طرف بھی خصوصی توجہ دی جائے اور سرگرمیوں کی تفصیل فوری طور پر مرکز کو فیکس اور ای میل کے ذریعے بھجوائی جائے۔ والسلام!

ذاکر الرحمٰن صدیقی (صدر AYF پاکستان) **حافظ فیصل افضل شیخ** (سیکرٹری جنرل AYF پاکستان)

اخبار الجماعۃ

سیرت رسول اللہ ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل لیاقت پور کے زیر اہتمام مؤرخہ 11 جنوری 2015ء بروز اتوار بعد نماز مغرب عظیم الشان سیرت رسول اللہ ﷺ کانفرنس جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور میں منعقد ہوئی۔ جامعہ کو بینرز اور پینا فلیکسز سے آراستہ کیا۔ کانفرنس میں حضرت علامہ قاری عبدالوکیل صدیقی رحمہ اللہ اور جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور کے بانی مولانا محمد سرور سلفی رحمہ اللہ اور مناظر اسلام حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری رحمہ اللہ حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر اور علامہ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

اسٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری راقم الحروف کو سونپی گئی۔ نماز مغرب کے بعد جامعہ کے متعلم محمد عمران نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ جامعہ کے مدرس مولانا شاہد تنویر صاحب نے پیش کی۔ جامعہ کے مدیر التعلیم مولانا ضیاء الحق جانباز' حافظ عبدالوحید اور احسان الٰہی ظہیر نے اپنے رفقاء کے ہمراہ ہر آنے والے ساتھی کو خوش آمدید کہا۔ کانفرنس میں مناظر اسلام سید سبطین شاہ نقوی' مولانا حافظ عمر فاروق شاکر' مولانا قاری خالد مجاہد' مولانا عبدالرزاق ساجد نے جاندار اور شاندار خطابات فرمائے۔

اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع رحیم یار خاں کے امیر حافظ عامر صدیق حفظہ اللہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ملک وقوم کے عظیم سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے بچوں کو خراج عقیدت پیش کیا لیاقت پور کے امیر حافظ محمد اسلم حنیف نے صدارتی کلمات کے ساتھ تمام مہمانان گرامی کا شکریہ بھی ادا کیا اور اعلان کیا کہ اہل حدیث کا ہر اک نوجوان' بچہ اور بوڑھا یہ عزم رکھتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی سیرت کو بیان کرنے اور سننے سے کائنات کی کوئی طاقت اہل حدیث کو اس کے اس مشن سے نہیں روک سکتی۔

اس موقع پر چوہدری شمس الحق' مولانا راشد محمود' مولانا عبدالعلیم' مولانا محمد ساجد' مولانا محمد فیصل خالد اور محمد جاوید نے اپنے رفقاء کے ساتھ سیکورٹی کے فرائض مکمل ذمہ داری سے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے موقع پر تمام احباب کے لیے ضیافت کا انتظام کیا گیا۔

منجانب: ابوعثمان محمد احسان الحق' نمائندہ پیغام ٹی وی پاکستان

ضلع لیہ میں مسجد کا افتتاح

چک نمبر 386/TDA کوٹ ربانی چوک اعظم میں امیر ضلع لیہ حافظ عبدالغفار حسن نے مسجد کا افتتاح کیا۔ 12/01/15 بروز سوموار چک ہذا میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد ہوا۔ جس میں امیر ضلع لیہ کے علاوہ امیر تحصیل لیہ مولانا بلال اظہر' حافظ محمد صدیق' مولانا سیف اللہ اور دیگر علماء شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو دین کا قلعہ بنائے اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ (آمین!)

منجانب: حافظ محمد اشتیاق' ناظم نشر واشاعت ضلع لیہ

سپاس تعزیت

ہمارے بھائی عبدالرحمٰن بلوچ جو ایک حادثہ میں گر کر وفات پا گئے تھے تین دن کے بعد ان کی میت ملی جو احباب ہمارے ساتھ نہر میں میت کی تلاش کرتے رہے اور جو احباب نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور جنہوں نے مختلف ذرائع سے تعزیت فرمائی ہم ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

منجانب: (مولانا) شمعون عابد بلوچ (مدرس جامعہ محمدیہ اوکاڑہ)
عبداللہ عابد بلوچ (خطیب 69 گ ب ملکی جڑانوالہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

30 جنوری کا خطبہ جمعۃ علامہ طارق محمود یزدانی صاحب جامعہ سلیمیہ ملحقہ مرکزی جامع مسجد محمدی نصر ٹاؤن نزد عالم چوک حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: مرکزی جمعیت و AYF حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل پاک پتن کے زیر اہتمام 9 جنوری 2015 کا افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد محسن اہل حدیث چک 37/SP حضرت مولانا عبداللہ نثار آف گوجرانوالہ نے پڑھایا۔ عوام الناس نے خطبہ بہت پسند کیا۔

منجانب: علامہ عبداللہ امجد' ناظم تحصیل پاک پتن

ضرورت ہے

چھوٹے بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کے لیے کسی مرد/یا خاتون استاد کی ضرورت ہے جو گھر (ویلنشیا ٹاؤن) پر آ کر پڑھا سکے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔

رابطہ: حاجی سلیم: 0321-5242222

''الاسلام'' ڈائری 2015ء

الحمدللہ ''الاسلام'' ڈائری 2015ء کی ترسیل شروع ہو چکی ہے۔ احباب جماعت اپنے آرڈرز جلد بھجوا دیں۔ گزشتہ شمارہ میں ڈائری کے اشتہار میں 2015ء کی بجائے 2014ء چھپ گیا تھا ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔

ڈائری کی عام قیمت -/350 روپے

''اہلحدیث'' کے معاونین کیلئے -/300 روپے

نوٹ: ڈائری وی پی نہیں کی جائے گی۔ رقم آرڈر کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

رابطہ: ادارہ ''الاسلام'' ڈائری
دفتر ہفت روزہ ''اہلحدیث'' 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265
weeklyahlehadith@yahoo.com

تحصیل رحیم یار خان کا پہلا اجلاس

حالیہ انتخاب کے بعد تحصیل رحیم یار خان کی مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس بروز جمعرات یکم جنوری بعد نماز عصر مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) مسلم بازار رحیم یار خان میں (زیر امارت) مرزا افتخار بیگ منعقد ہوا۔ تلاوت کا اعزاز حافظ طلحہ زین العابدین قصوری کو حاصل ہوا' بعد ازاں نومنتخب تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ اور نومنتخب ناظم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے تمام شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا اور تمام حاضرین کو یقین دلایا کہ ہم ان شاء اللہ تمام احباب کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جماعت اور آپ کی کما حقہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ 10 جنوری بعد نماز عشاء کو منعقد ہونے والے ''پیغمبر امن ﷺ سیمنار'' کو کامیاب کرنے کے لیے تمام احباب سرتوڑ کوشش کریں گے۔

مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور کے تمام فیصلوں کی ہم پابندی کریں گے اور امیر محترم جناب علامہ ساجد میر حفظہ اللہ کی پالیسیوں کے مطابق چلیں گے۔ تمام شرکاء کو ماہانہ اجلاس میں حاضری یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔ ہر ممبر شوریٰ' عاملہ' کابینہ کو اپنے نام ہفت روزہ اہل حدیث ضروری جاری کروانا ہوگا۔ یاد رہے کہ مرزا افتخار کے نام 200 اور ثناء اللہ قصوری کے نام 400 یعنی تحصیل بھر میں کل 600 سو رسالے جاری ہو چکے ہیں (الحمدللہ) مرزا صاحب کی ضیافت اور ثناء اللہ قصوری کی دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

منجانب: قاری ثناء اللہ قصوری' ناظم تحصیل رحیم یار خان

بیمار پرسی

مولانا عبداللہ نثار آف گوجرانوالہ نے شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی کی رہائش گاہ ساہیوال میں ان کی بیمار پرسی کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

منجانب: علامہ عبداللہ امجد' ناظم تحصیل پاک پتن

میاں عطاء الرحمٰن طارق کا انتقال پُر ملال

میاں بلال طارق صاحب سرپرست AYF ضلع خوشاب اور میاں حسن طارق کے والد محترم چیف ایگزیکٹو ایم فضل حق کول کمپنی الحاج میاں عطاء الرحمٰن طارق صاحب طویل علالت کے بعد 16 جنوری 2015ء بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نہایت ہی شریف النفس، مہمان نواز، خوش اخلاق، ملنسار، معروف مذہبی وسماجی شخصیت کے مالک تھے انہیں حکومت وقت کی طرف سے ان کی خدمات کے صلہ میں متعدد گولڈ میڈل دیئے گئے۔ ان کی نماز جنازہ اور نماز عصر ریلوے گراؤنڈ خوشاب میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت کے فرائض شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب نے انجام دیئے۔ بعد ازاں انہیں لاہور میں اپنے والد محترم سابق ناظم جماعت الحاج میاں فضل حق (مرحوم) کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور تمام بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

ادارہ جہاں مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے وہاں جملہ پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

انا للہ وانا الیہ راجعون

سعید ساجد کو صدمہ

ہفت روزہ ''اہلحدیث'' لاہور کے پیسٹنگ انچارج سعید ساجد کے برادر نسبتی اور محمد اصغر عابد ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بڑے بھائی جناب محمد زکریا ٹھیکیدار مؤرخہ 16 جنوری 2015 بروز جمعہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا تھے اور کافی دنوں سے صاحب فراش تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا برق التوحیدی صاحب نے بڑے رقت انگیز لہجے میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ قارئین کرام مرحوم کی مغفرت کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: محسان ساجد N.T.U فیصل آباد

مولانا محمد امین کو صدمہ!

مولانا محمد امین سینئر مدرس اسلامک انسٹی ٹیوٹ مہتانوالہ کی والدہ محترمہ گزشتہ روز 149/EB عارفوالہ میں وفات پا گئیں، 16 جنوری کو نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء واساتذہ، طلبا اور علاقے کی معروف شخصیات نے شرکت کی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس حفظہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ تمام لواحقین، نذیر احمد اور خصوصاً مولانا امین صاحب کو جو کہ راستے میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے بیٹی کے شدید زخمی ہونے کی وجہ سے بھی مغموم ہیں۔ صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کی بیٹی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

شریک غم: حکیم محمد بلال شہزاد ناظم تحصیل عارفوالا

محمد سفیان عارف رابطہ سیکرٹری ASF لاہور کے والد محترم محمد عارف انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین!)

شریک غم: حافظ صفوان احمد فاروقی ASF ضلع لاہور

مولانا عبدالسلام سلفی ہزاروی کو صدمہ

بقیۃ السلف حضرت مولانا عبدالسلام ہزاروی حفظہ اللہ خطیب جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث، چک شہزاد اسلام آباد (سابق امیر KPK) کی والدہ محترمہ بروز جمعرات، مؤرخہ 15 جنوری 2015 وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں جھنگڑہ (حویلیاں میں ادا کی گئی) جنازہ میں احباب جماعت نے بھرپور شرکت کی۔ مرحومہ انتہائی نیک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ لغزشیں معاف فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ لواحقین بالخصوص مولانا سلفی کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ رابطہ: 0301-8867118

شریک غم: قاری عبدالرحمٰن سلفی، امام مسجد اقصیٰ اہلحدیث چک شہزاد اسلام آباد 0301-5173297

قاری خورشید عالم کو صدمہ

گزشتہ دنوں امیر تحصیل سیالکوٹ قاری خورشید عالم کی زوجہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن صاحب نے پڑھائی، نماز جنازہ میں جماعتی ذمہ داران، ارکان شوریٰ اور اہل علاقہ نے بڑی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع

نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہل حدیث ضلع سیالکوٹ

مولانا رائے محمد اشرف امیر تحصیل پنڈی بھٹیاں کی والدہ محترمہ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں، مرحومہ کی نماز جنازہ خود مولانا رائے اشرف صاحب نے پڑھائی اور قبر پر دعا مفسر قرآن مولانا محمد دین ندیم ناظم مرکزیہ ضلع حافظ آباد کی۔ نماز جنازہ میں چوہدری عارف عزیز امیر ضلع حافظ آباد (راقم الحروف) حافظ محمد عمران تبسم صدر اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب، مولانا اشرف ربانی رائے محمد جمیل، قاری ایوب چنیوٹی طارق ڈاہر، طارق مدنی ودیگر احباب جماعت نے شرکت کی۔ جماعت کے بزرگ عالم دین، مولانا نصر اللہ خان بھٹی علالت کے باوجود تشریف لائے اور پورے علاقہ کے احباب جماعت بھی شریک ہوئے، مرحومہ نیک اور صالح خاتون تھیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: حافظ عمران تبسم صدر A.Y.F پنجاب

ہجویری ٹاؤن لاہور کے سابق امیر کیپٹن کے ایم سلیمی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں شہری جمعیت کے ذمہ داران، ناظمین، احباب جماعت اور علماء کرام شریک ہوئے۔

کیپٹن سلیمی درد دل رکھنے والی شخصیت تھے، مسلک کی تڑپ اور مرکزی جمعیت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

دعا گو: قاری نذیر احمد قصوری، نائب ناظم ہجویری ٹاؤن لاہور

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لائسنس نمبر 5282

حج وعمرہ سروسز میں بااعتماد نام

فوری بکنگ پر خصوصی رعایت

عمرہ گروپ

خوبصورت اور قریب ترین ائرکنڈیشنڈ ہوٹل کی رہائش

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیر ملکی ایئر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ

28 21 14 دن کے معیاری پیکجز

دبئی، ملائیشیا اور سنگاپور کے وزٹ ویزہ

چیف ایگزیکٹو

حافظ عبدالحفیظ مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0322-6662333

0302-4580611

آفس نمبر 8، فرسٹ فلور، 25۔ ابرار سینٹر وحدت روڈ لاہور

مینیجر: حماد مدنی

0333-4005913

042-37506747

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

اپنے موضوع پر ایک منفرد اور جامع کتاب

فضائلِ صدقات

مصنف: عبداللہ یوسف ذہبی — معاون خصوصی: حافظ ندیم ظہیر

- حسن ترتیب ایسا ہے کہ عام آدمی بھی بغیر کسی دقت کے پڑھتا چلا جائے
- فضائل کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات سے متعلق اہم مسائل کو بھی احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔
- شروع سے آخر تک عام فہم اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔
- ہر صدیث کی مکمل تخریج ہے اور اس پر جرح اور حسن کا حکم بھی نمایاں ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

وقت کی قدر کیجئے

تالیف: علامہ محمد یوسف القرضاوی

ترجمہ: حافظ عبداللہ یوسف ذہبی — مولانا سلیم اللہ خان

- عام فہم اور سادہ انداز میں عربی سے اردو قالب میں ڈھالا گیا ہے۔
- انسان کی سب سے قیمتی متاع "وقت" کو ضائع ہونے سے بچانے پر مدلل دلائل
- وقت کے بروقت استعمال سے حاصل ہونے والے فوائد کی چند مثالیں
- بروقت کی قدر نہ کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں پیش آنے والے خسارے کی تفصیل

مکتبہ اسلامیہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

خادم اہلبیت حاجی صاحبزادہ شاہ محمد سیوی

جنرل صاحب

نقرزیشان

چیئرمین سافٹ ویئر ایونجری کھٹیاں ۱۰ ام القریٰ مکرمہ

دارالعلوم رحیمیہ جدید

اڈا لاریاں فاروق آباد

آئیے اور اپنا علاج بڑھائیے

عظیم الشان عظیم الشان

عظیم الشان

30 جنوری 2015

0333-4278240
0301-4680156
0333-4172329
0334-4074004

دارالعلوم رحیمیہ جامعہ حافظ جدید لاہور

اڈا لاریاں فاروق آباد

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیصل

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزاء کا اسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آردخرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	پنج کا کنج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	پنج عشق پنجہ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جڑ موتگے	ترنجبین	مالچھر	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

پاکستان بھر میں
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

قیمت 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب انگور	ورق نقرہ	تخم خربوزہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	مکھن سفید	مرغ دیسی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	شیخ	
ابریشم	گل سرخ	گل بنفشہ	تخم کدو	
صندل سفید	طباشیر	آملہ		
گل بنفشہ	الائچی خورد	کہربا شی		

فیصل FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیر کالونی فیصل آباد

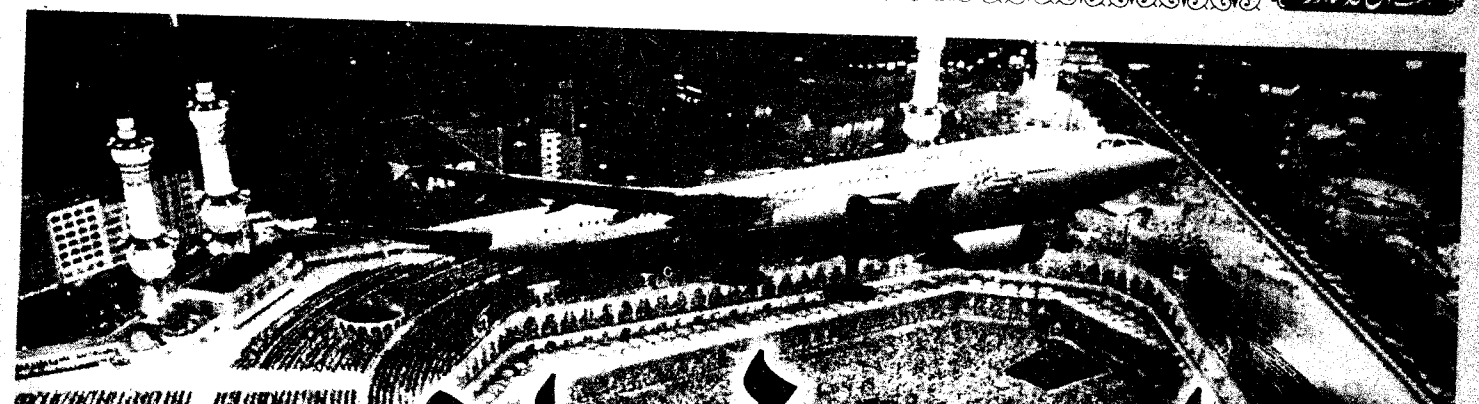

اسطوانہ

حج و عمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

ارجنٹ
عمرہ ویزہ
حاصل کریں

15 سال سے اللہ کے مہمانوں کی
خدمت میں مصروف عمل

نوٹ

اکانومی پیکج کے ساتھ ساتھ 3 - 4 - 5 سٹارز پیکجز بھی دستیاب ہیں۔

حج انرولمنٹ نمبر 13407

زیر نگرانی

مولانا شاعر اسلام سبحانی
نذیر احمد صاحب
0323-4315701

فنانس سیکرٹری

ابو عبداللہ
غلام نبی خادم
ناظم اعلیٰ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث
چک نمبر 17- قصور
0336-4236117

چیف ایگزیکٹو

حکیم
کرامت اللہ
ریٹائرڈ O.T ٹیچر
0300-4619256
0321-4619256

ہیڈ آفس

60-A ماڈرن کالونی، پیکو روڈ، نزد امتیاز ہائی سکول، کوٹ لکھپت۔ لاہور
فون 042-35943765
فیکس 042-35943766
E-mail: astawana.hajj@yahoo.com

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر
(زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

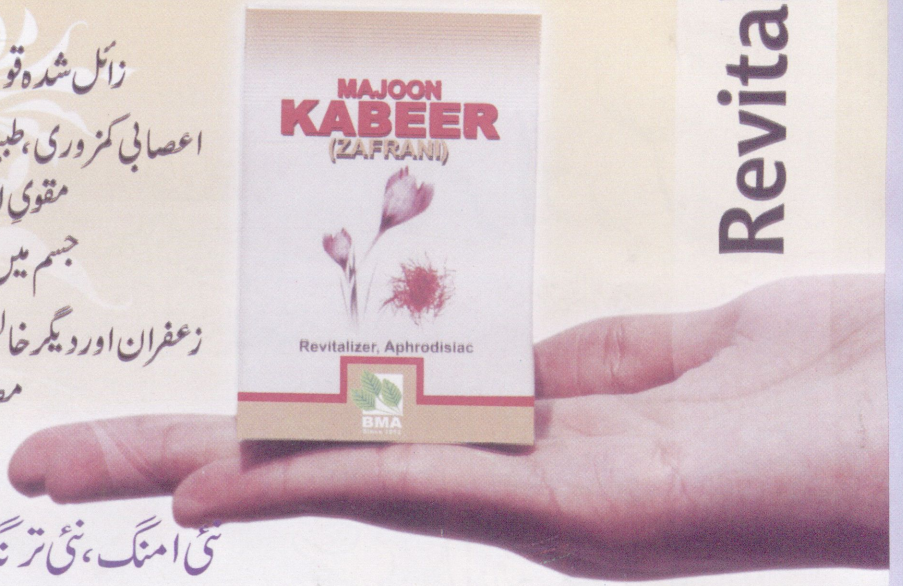

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

افتتاح

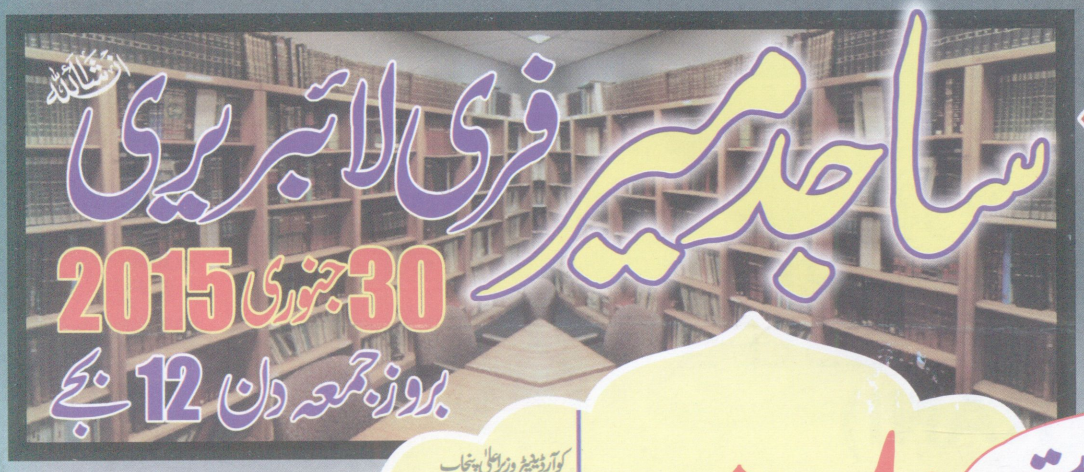

ساجد میر فری لائبریری

30 جنوری 2015

بروز جمعہ دن 12 بجے

بدست

ڈاکٹر پروفیسر **عبدالغفور** صاحب **راشد** حفظہ اللہ

کوآرڈینیٹر وزیر اعلیٰ پنجاب
ممبر قرآن بورڈ، حکومت پنجاب
ناظم تعلیمات، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
چیئرمین انتخابی بورڈ، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

ہمراہ

خواجہ **محمد بشیر** صاحب

وائس چیئرمین چیمبر آف کامرس ضلع رحیم یار خان
تحصیل امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث خانپور

بابر ادریس صاحب

امیر مرکزیہ ظاہر پیر

ضلعی مرکز اہل حدیث

مبارک مسجد

رحیم یار خان میں

30 جنوری 2015 کا

خطبہ جمعۃ المبارک

آغاز خطبہ 12:30 بجے

ارشاد فرمائیں گے

ڈاکٹر پروفیسر **عبدالغفور** صاحب **راشد** حفظہ اللہ

ایم اے او کالج لاہور (شعبہ اسلامیات)

ابن حجر **مرزا افتخار بیگ**
تحصیل امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث رحیم یار خان
0345-8404089